فرمودہ کلام
THE SPOKEN WORD | 57-0818

خدا کی آزمائش سے گزری یادیں

Time-Tested Memorials Of God

Spoken By:
WILLIAM MARRION BRANHAM

Time-Tested Memorials Of God

خدا کی آزمائش سے گزری یادیں

فرمودہ از:

ولیم میرئین برینہم

ناشرین: جبران گلِ

اینڈ ٹائم میسج بلیورز پاکستان۔

www.endtimemessage.net | jabran.gill@gmail.com

Whatsapp: +44 7444900137

پیغام: خدا کی آزمائش سے گزری یادیں

واعظ: ریورنڈ ولیم میرئین برنہم

تاریخ: 18 اگست، 1957

بمقام: برنہم ٹیبرنیکل، جیفرسن ویل انڈیانا، یو ایس اے

مترجم: جبران گل

پروف ریڈنگ: خرم سیموئیل

نظرِ ثانی: تنویر مورس، آشر صادق

اشاعت: اگست 2026

خدا کی آزمائش سے گزری یادیں

اور بس اِس کو پوری بائبل میں اِسی طرح جوڑتے جائیں، جس طرح ہم نے ۔۔۔مکاشفہ کی کتاب، خروج کی کتاب، اور پیدائش کی کتاب کو لیا ہے۔ اور اب میں گھر واپس آیا ہوں تا کہ گلہریوں کا شکار کر سکوں۔ یہ بالکل سچ ہے۔ حقیقت یہی ہے، یہی صاف اور سچی بات ہے۔ اور، بھائی رائے، آپ کب جا رہے ہیں؟ [بھائی رائے نے کہا، " کل۔"—ایڈیٹر] کل۔ اچھا۔ سال کے اِس وقت ہمیں گھر واپس جانا بہت پسند ہے، کیونکہ ہم کچھ آرام کرنا چاہتے ہیں۔

2 جب سے میں آپ سے ملا تھا، میں بیس پاؤنڈ (9 کلو) وزن کم کر چکا ہوں۔ جب میں اِس عبادت کے لیے گھر سے روانہ ہوا تھا، تو میرا وزن ایک سو پینسٹھ پاؤنڈ (74 کلو) تھا، اور جب واپس پہنچا تو میرا وزن ایک سو پینتالیس پاؤنڈ (65 کلو) رہ گیا تھا۔ اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرے کپڑے مجھ پر ڈھلک گے ہوں۔ لہٰذا میں نے کافی وزن کم کر لیا ہے۔

3 آج ایک خاتون، ایک عزیز بہن، جاتے ہوئے کہنے لگیں، ''بھائی برنہم، دعا کریں کہ میں بھی اپنا وزن کم کر سکوں۔''

4 وہ وزن میں کافی زیادہ تھی، تو میں نے اُن سے کہا، ''بس میرے ساتھ آ جائیں اور پوری جان لگا کر منادی کریں۔'' میرے علم میں تو یہی ایک طریقہ ہے، یقیناً اِس سے وزن کم ہو جاتا ہے۔ لیکن جلد ہی ہماری تمام پریشانیاں اور آزمائشیں ختم ہو جائیں گی۔

5 میں بڑھاپے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ آپ جانتے ہیں، مزید دو سال بعد میری عمر پچاس برس ہو جائے گی۔ اوہ! مجھے یاد ہے جب فرینکی ویبر نے یہاں اپنی سالگرہ کے نذرانے کے طور پر ایک چوتھائی ڈالر پیش کیا تھا۔ وہ مجھ سے تقریباً دو سال بڑے ہیں۔ میں نے حیرت سے دیکھا اور سوچا، "واہ!

فرینکی ویبر پچیس برس کے ہو گئے ، یعنی سو برس کا ایک چوتھائی !"' اب تو وہ نصف صدی کے ہو چکے ہیں۔ واقعی ، وقت گزرنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی ، ہے نا ؟ وہ تو بس یوں ہی مسلسل گزرتا چلا جاتا ہے۔

6 ہم زیادہ دیر نہیں ٹھہریں گے۔ آج صبح جب ہمارے عزیز بھائی وہ نہایت شاندار پیغام پیش کر رہے تھے ، تو مجھے یقین ہے کہ ہم سب نے اُس سے بھرپور برکت حاصل کی۔ اور جب وہ وہاں منادی کر رہے تھے ، تو میرے ذہن میں ایک بات آئی ، اور میں نے سوچا ، ''شاید خداوند اِس کے لیے مجھے کوئی کلام عنایت فرمائے۔'' اسی لیے میں نے اُن سے کہا آج رات خدا کے مبارک کلام میں سے کچھ پڑھیں ۔ ۔ اور اب میں صرف چند منٹ بات کروں گا ، پھر حسبِ معمول ہم بیماروں کے لیے دعا کریں۔

7 اور اگر خداوند نے چاہا ، تو آنے والے بدھ کی رات میں عبرانیوں کی کتاب سے سلسلہ وار تعلیم شروع کرنا چاہوں گا ، اگر یہ مناسب ہو۔ یعنی عبرانیوں کی کتاب کا مطالعہ۔ پھر شاید اتوار کی صبح یا اتوار کی شام اُسی سلسلے کو جاری رکھیں ، اور پھر اگلے بدھ کی رات دوبارہ وہیں سے شروع کریں ، اور اِس طرح کلامِ مقدس کے ذریعے اِس مضمون کو مسلسل جوڑتے اور آگے بڑھاتے رہیں۔

8 اور جب میں کلیسیا کے حالات پر نظر ڈالتا ہوں ، تو مجھے کچھ باتیں نظر آتی ہیں جن کے بارے میں میرا خیال ہے کہ اُن پر کچھ تعلیم دی جانی چاہیے۔ آپ جانتے ہیں ، بعض باتیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے اُن میں کچھ کمزوری آ گئی ہو۔ اور میرا خیال ہے کہ ہم عبرانیوں کی کتاب میں اُنہیں بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ایک نہایت عمدہ کتاب ہے ، اور اِس موضوع کے لیے بہت موزوں مقام ہے۔ اب ، بھائی نیول ... جب میں یہاں آ رہا تھا تو یہی بات میرے ذہن میں آئی۔

9 میرے پاس یہاں صرف نیا عہد نامہ ہے ، اور میں کولنز بائبل سے پڑھ رہا ہوں ، کیونکہ اِس کے حروف بڑے ہیں۔ جب سے میری عمر تقریباً پچاس برس کے قریب پہنچی ہے ، تو مجھے باریک حروف پڑھنے کے لیے کتاب کو بہت دور کرنا پڑتا ہے ، خاص طور پر جب روشنی کم ہو۔ جبکہ یہاں روشنی ویسے بھی

کم ہے۔ میں دھوپ میں نکل کر بھی پڑھ لیتا ہوں، لیکن جب روشنی ذرا کم ہو جائے تو مجھے کتاب کو دور کرنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ جلد ہی مجھے پڑھنے کے لیے عینک لگانا پڑے گی۔ میں نے اُس سے پوچھا، " کیا میری آنکھیں کمزور ہوگئی ہیں؟"

10 اُس نے میری آنکھوں کا معائنہ کیا اور کہا، " نہیں۔ آپ کی بینائی 10 / 10 ہے، جو نہایت اعلیٰ درجے کی ہے۔ 20 / 20 معمول کی بینائی ہوتی ہے، اور 15 / 15 اُس سے بہتر، لیکن 10 / 10 تو بہترین ہے۔" اُس نے جتنا بھی دور لکھا ہوا رکھا، میں پڑھ سکتا تھا۔ پھر اُس نے وہ چیز آہستہ آہستہ قریب لانی شروع کی، اور میں بھی آہستہ آہستہ پڑھنے لگا۔ جب وہ اِتنی قریب آ گئی، تو میں پڑھ ہی نہ سکا۔ اُس نے کہا، "اچھا، اب سمجھ گیا۔ آپ چالیس سال کی عمر سے آگے نکل چکے ہیں۔" میں نے کہا، "جی ہاں۔"

11 اُس نے کہا، " یہ بالکل فطری بات ہے۔ عمر کے ساتھ آنکھوں کے عدسے کچھ ہموار ہونے لگتے ہیں۔ لیکن اگر خدا آپ کو لمبی عمر دے، تو امید ہے کہ آپ کو دوسری نظر مل جائے گی۔ اُس وقت آپ پھر قریب کی چیزیں آسانی سے پڑھ سکیں گے۔"

12 مگر آپ جانتے ہیں، میں یہی سوچ رہا تھا کہ وہ وقت بھی اب زیادہ دور نہیں۔ بس تھوڑی ہی دیر کی بات ہے۔ بھائی ٹونی، یہ بُری بات ہے، ہے نا؟ [بھائی ٹونی نے کہا، " نہیں۔" —ایڈیٹر] نہیں، یہ بُری بات نہیں، بلکہ ایک مبارک بات ہے۔ ایک لحاظ سے میں بوڑھا ہو رہا ہوں، اور دوسرے لحاظ سے جوان، کیونکہ میں اُس جوان، لافانی اور مبارک بدن کی طرف جا رہا ہوں، جہاں، بھائی، کبھی کوئی خرابی نہیں ہوگی۔ اور میں تو اُسی وقت کے لیے زندہ ہوں۔ وہ کتنا شاندار وقت ہوگا!

13 اب، اِس سے پہلے کہ ہم اختتامی متن پڑھیں، آیئے اپنے سر جھکائیں اور چند الفاظ میں اُس سے دعا کریں۔

14 ہم ایمان رکھتے ہیں، اے قادرِ مطلق خدا، کہ تیری مرضی ہے کہ تیرے فرزند خوش رہیں۔ یہ ہرگز تیری مرضی نہیں کہ ہم ہمیشہ اُداس اور غمگین رہیں، کیونکہ لکھا ہے کہ،

"خوش دل دوا کی مانند فائدہ پہنچاتا ہے۔" ہم تیری برکتوں سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں اور اِس عظیم رفاقت میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہیں۔اور جیسے کے ہم۔۔۔

15 ہم، جو تیرے کلام پر ایمان رکھتے ہیں، تیرے کلام کے گرد رفاقت رکھتے ہیں۔ ہم یہاں صرف کوئی پیغام سننے کے لیےنہیں آئے، بلکہ تیرے کلام کی تلاوت اور منادی کے وسیلہ سے تیری عبادت کرنے اور تیرے ساتھ رفاقت رکھنے کے لیے آئے ہیں۔اب، اے خداوند، تُو ہمیں کبھی مایوس نہیں کرے گا۔ مجھے یقین ہے کہ تُو اِن لمحوں میں ہمیں ضرور برکت دے گا۔

16 اے خداوند، ہمارے معزز اور نیک خادِم کو برکت دے۔ہم دعا کرتے ہیں کہ تُو اُن کے ساتھ رہے۔ آج جب میں نے اُنہیں منادی کرتے دیکھا، اور پھر جب وہ یہ گیت گاتے ہوئے مسکرائے،"میں جلد ہی اپنی تمام پریشانیوں اور آزمائشوں سے آزاد ہو جاؤں گا۔" اور اُن بہنوں کو بھی، جنھوں نے یہ گیت اُن جھونپڑیوں میں ہونے والے عبادات اور کیمپ میٹنگز میں گایا تھا۔اور ایک دن واقعی یہ سب ختم ہو جائے گا، اور پھر ہم اُس جلالی آرام میں داخل ہوں گے۔

17 اب، اے باپ، جب ہم تیرا کلام پڑھتے ہیں تو ہمیں برکت دے، اور اُسے پڑھ چکے، تو ہمارے ذہنوں اور دلوں کو تازگی بخش۔ آج رات ہم سے کلام کر۔اور جب عبادت ختم ہو، اور ہم اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوں، تو ہم یہ کہتے جائیں،" کیا ہمارے دل، جوش سے نہ بھر اُٹھے تھے، جب وہ راستہ میں ہم سے باتیں کر رہا تھا؟" کیونکہ ہم یہ سب کچھ یسوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

18 آج صبح ہمیں ایک نہایت عمدہ بشارتی پیغام سننے کو ملا، اور میں سوچ رہا تھا کہ بھائی نیول بچوں

کوضرورت سے زیادہ کھلانے کی بات کررہے تھے۔اورواقعی ایسا ہوسکتا ہے۔
لیکن آج رات ہم صرف کلیسیا کے لیے چند باتیں کریں گے۔ یہ صرف کلیسیا کے لیے ایک مختصر گفتگو ہے۔اور میں نئے عہدنامہ میں سے ایک اور حوالہ پڑھنا چاہتا ہوں، متی کی انجیل، 24 باب، 35 آیت، جہاں یسوع فرماتے ہیں:" آسمان اورزمین ٹل جائیں گے،لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔"

19 آج رات میرے موضوع کا عنوان ہے:یادگاریں: خدا کی آزمائش سے گزری یادگاریں۔

20 میرے پاس چنداعلانات بھی ہیں۔میراخیال ہے کہ میں نے پہلے ذکر کیا تھا۔۔اور یہاں بعض لوگ موجود ہیں، کہ اگر خداوند نے چاہا تو آئندہ بدھ کی رات ہم عبرانیوں کے پہلے باب سے مطالعہ شروع کریں گے۔میں اِس کا خاص طور پر ذکر اِس لیے کررہا ہوں کہ میری خدمت کا طریقہ ایسا ہے کہ میں ایک جگہ ہوتا ہوں، اور پھر خداوند مجھے کسی دوسری جگہ بلا لیتا ہے۔،آپ جانتے ہیں مجھے صرف اُسی طرف جانا ہوتا ہے جیسے وہ مجھے بلاتا ہے۔

21 یہی وجہ ہے کہ میں بھائی اورل رابرٹس اوراُن دوسرے خادموں کی طرح نہیں ہوسکتا، جواپنی عبادات دو یا تین سال پہلے ہی مقرر کردیتے ہیں اور کہتے ہیں،"ہم فلاں وقت وہاں ہوں گے۔" وہ بڑے مضبوط ایمان والے لوگ ہیں۔اُن کے پاس اپنا پیغام ہے۔

22 لیکن میرا پیغام صرف وہیں ہوتا ہے جہاں خدا مجھے بھیجتا ہے،خواہ یہاں،خواہ وہاں، یا جہاں کہیں بھی ہو۔ مجھے صرف اُسی وقت جانا ہوتا ہے جب وہ مجھے بھیجتا ہے۔یہ دومختلف خدمتیں ہیں،لیکن خداایک ہی ہے، بالکل وہی ایک خدا۔

23 کل میں اپنے ایک پڑوسی لڑکے سے بات کررہا تھا۔اُس نے کہا،" آپ جانتے ہیں،ایک خاص پادری صاحب ہیں،" اُس نے کہا،"وہ کتنے اچھے انسان ہیں۔"وہ کہنے لگا،"میں اورمیری بیوی رات تقریباً گیارہ بجے اپنے پاجاموں میں تھے کہ وہ ہمارے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔اُنہوں نے

کہا،'میں صرف آپ کے ساتھ ایک کپ کافی پینے کے لیے آیا ہوں۔" دیکھا؟ اور پھر اُس نے کہا،" وہ سڑک پار کر کے ایک دوسرے پڑوسی کے گھر گئے۔ وہ لوگ سونے کی تیاری کر رہے تھے، تو وہاں اُنہوں نے ایک بسکٹ کھایا۔ اور بس"... پھر اُس نے کہا،" اُنہوں نے بچوں کے لیے ایک چھوٹا سا بائبل سکول بھی شروع کیا ہے۔ اُن کے پاس، اُن کی بیوی سمیت، اتنے زیادہ بچے آ گئے کہ اُنہیں بچوں کے لیے باہر خیمے لگانے پڑے تا کہ سب بچوں کے لیے گنجائش ہو سکے۔"

24 پھر میں واپس آیا اور سوچنے لگا،"واقعی، یہ بات درست ہے۔ وہ واقعی ایک نہایت اچھے انسان ہیں۔" میرا خیال ہے، یہاں موجود بھائی فلیمن، میرا خیال ہے کہ اُن کا بیٹا یہاں فیتھ لوتھرن چرچ جاتا ہے۔ وہ اور اُن کی بیوی دونوں نہایت عمدہ لوگ ہیں، اور خداوند کے لیے بڑی اچھی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ پھر میں نے سوچا... میں اپنی گاڑی دھو رہا تھا، اور میرا دل کچھ مایوس سا ہو گیا۔ میں نے سوچا،" آخر میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا؟ میں بھی گھروں میں جاؤں، سارے بچوں کو جمع کروں، اور وہ میرے پیچھے پیچھے پھریں؟ میں بچوں سے محبت کرتا ہوں۔ آخر میں بھی گھر گھر جا کر، اِس طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ کیوں نہیں جا سکتا؟"

25 تب کسی نے مجھ سے کہا،''تُو اس خدمت کیلئے نہیں بُلایا گیا۔ وہ تو اُس کام کو کر رہا ہے جو خدا نے اُسے بولا ہے''

26 لیکن ہمیں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو بھائی اورل رابرٹس اور اُن جیسے ہوں، ایک یشوع کی مانند، ہاتھ میں تلوار لیے، ایمان اور رہائی کا پیغام رکھتے ہوئے۔ اور دیکھیں، ہمیں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو اُس قسم کی خدمت انجام دیں، اور کسی کو اِس قسم کی خدمت دی جائے، لیکن یہ سب مل کر ایک ہی عظیم اکائی (اتحاد) بناتے ہیں۔ یہی خدا کی کلیسیا ہے۔

27 چند لمحے پہلے میں ایک نوجوان خاتون سے بات کر رہا تھا، جو مایوس اور شکستہ دل تھی۔ اور میں

اُسے یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ عورت اور مرد الگ الگ وجود نہیں ہیں، بلکہ دراصل ایک ہی شخصیت ہیں۔ جب خدا نے انسان کو نر اور مادہ دونوں خصوصیات کا حامل انسان پیدا کیا؛ وہ انسان تھا۔ یہ بالکل درست ہے۔ پھر اُس نے جسمانی طور پر اُنہیں الگ کیا اور اُنہیں مختلف بنایا، لیکن اُنہیں ایک ساتھ جوڑا تاکہ وہ مل کر اپنی اولاد کی پرورش کریں، گویا ایک ہی ہیں۔اور مرد، مضبوطی اور قوت کا پہلو ہے، جبکہ عورت مرد کے اندر محبت کا حصہ ہے۔ پس وہ دونوں ایک ہیں۔خدا نے اُنہیں الگ ضرور کیا، لیکن وہ دونوں دراصل ایک ہی شخصیت تھے، m-a-n مرد۔اور عورت کو wo-man کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ مرد میں سے لی گئی ہے۔ وہ مرد کا ایک حصہ ہے۔لیکن اِس زمینی زندگی میں، جسم کے لحاظ سے، وہ الگ کیے گئے ہیں۔روح کے اعتبار سے وہ ایک ہیں۔

28 پھر ہم اِس بارے میں بات کر رہے تھے کہ بعض مرد اپنی بیویوں کے لیے اپنی محبت کھو دیتے ہیں، اور اُن سے ویسی محبت نہیں کرتے جیسی اُس وقت کرتے تھے جب وہ اُن کی محبوبہ تھیں۔ آپ پر افسوس ہے! آپ کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ وہ ہمیشہ آپ کی محبوبہ رہنی چاہیے۔ بالکل ایسا ہی ہے۔ اُسے ہمیشہ یہی مقام ملنا چاہیے۔اور آپ کو اُس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنا چاہیے۔اوہ، اپنے اُس ابتدائی محبت بھرے دنوں (ہنی مون) کو کبھی ختم نہ ہونے دیں، کیونکہ آسمان میں بھی وہ ختم نہیں ہوگا۔ وہاں آپ دونوں کامل طور پر ایک ہوں گے۔ بالکل درست۔ پس سب...

29 خیر، ایسا لگ رہا ہے کہ اِس بات پر کچھ بہنوں کو "آمین" کہنا چاہیے تھا۔ کبھی ایسا نہ ہونے دیں کہ میں یہ سنوں، "آپ ہمیشہ عورتوں کو ڈانٹتے رہتے ہیں اور اِس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔" بہن ہکرسن، آپ نے کچھ کیوں نہ کہا؟ یا پیچھے سے کوئی تو کہتا ... کیا آپ نے کہا؟[بہن کاکس نے کہا، "آمین۔"—ایڈیٹر] شکریہ، بہن کاکس۔ بہت اچھا۔

بھائی کاکس، یہ آپ کے لیے تھا، جہاں کہیں بھی آپ اِس وقت ہیں۔اچھا۔ جی ہاں، جناب۔

30 اور ہمیں کبھی بھی ایک دوسرے کی عزت کرنا نہیں بھولنا چاہیے۔ ہمیشہ ایک دوسرے کے محبوب رہیں۔ کبھی ایسا نہ ہونے دیں کہ یہ محبت ختم ہو جائے۔

31 کچھ عرصہ پہلے ایک کیتھولک نوجوان میرے پاس آیا۔ اُس کی بیوی اُس سے علیحدہ ہو رہی تھی۔ اُس نے کہا، "بلی، مجھے آپ کے پاس آتے ہوئے جھجک محسوس ہوئی؛ میں ایک کیتھولک ہوں، اور آپ ایک پروٹسٹنٹ ہیں۔" اُس نے کہا، " کچھ عرصہ پہلے فادر نے مجھے میرے گھر سے نکال دیا۔"
میں نے کہا، "ارے، بات کیا ہے؟"

32 اُس نے کہا، "بات یہ ہے کہ "... اُس نے کہا، "میں تھوڑی بہت شراب پی لیتا ہوں، "اور کہا، "میں دن بھر سخت محنت کرتا ہوں۔" اُس نے کہا، "میری بیوی سمجھتی ہے کہ مجھے ہر رات گھر آ کر اُسے بوسہ دینا چاہیے، اُسے گلے لگانا چاہیے، اور ویسے ہی محبت کا اظہار کرنا چاہیے جیسے ہماری شادی ہونے والی ہو۔" اُس نے کہا، "اب ہماری شادی ہو چکی ہے اور ہمارے بہت سے بچے ہیں۔" اور کہا، "اب وہ وقت تو"...

33 میں نے کہا، "ذرا ٹھہرو، بیٹے! تم غلط ہو۔ تم غلط ہو۔ تمہیں اب بھی ویسا ہی ہونا چاہیے جیسے شادی سے پہلے تھے۔ سمجھ گئے؟ تمہیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے۔" میں نے کہا، "اب وہ چالیس سال کی ہے، اور یہی وہ عمر ہے جب اُسے واقعی تمہاری توجہ کی زیادہ ضرورت ہے۔"

34 چنانچہ اُن کا مقدمہ طلاق کی عدالت میں پہنچ گیا۔ اُس نے کہا، "مجھے نہیں معلوم کہ میں کیا کروں۔"

35 میں نے کہا، "جاؤ، اُسے بلاؤ۔ اگر میں ایک پروٹسٹنٹ ہونے کے ناطے وہاں جاؤں، تو وہ مجھے قبول نہیں کرے گی۔ لیکن"...
اُس نے کہا، "اوہ، وہ آپ کو پسند کرتی ہے۔"

36 میں نے کہا، "تو پھر جاؤ، اُسے بلاؤ، اور اُس سے کہو کہ تم نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے۔"

37 اگلے دن میں نے جج کو فون کیا اور اُس سے بات کی۔ پھر میں نے اُس نوجوان سے کہا، "میں عدالت میں اُس جگہ کے نیچے بیٹھا ہوں گا جہاں سے جج تمہیں سخت سرزنش کرنے والا ہے۔ میں تمہارے لیے دعا کرتا رہوں گا۔ لیکن اُسے (اپنی بیوی) کو اِس کے بارے میں کچھ مت بتانا۔" اُس نے کہا، "ٹھیک ہے۔"

38 چنانچہ میں وہاں بیٹھا دعا کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد میں نے سیڑھیوں سے قدموں کی ہلکی سی آواز سنی، اور وہ دونوں آ رہے تھے، ایک دوسرے کو بازوؤں میں لیے ہوئے، اور دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

اُس نے کہا... میں نے کہا، "ہیلو!"

39 اُس نے کہا، "بھائی برنہم، آپ سے ملے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا!" جی ہاں، صرف تیس منٹ ہوئے تھے، دیکھیے۔ "کافی عرصہ ہو گیا آپ سے ملے ہوئے!"

40 اور اُس کی بیوی نے کہا، "کیوں، ریورنڈ برنہم، میں نے بھی آپ کو بہت عرصے سے نہیں دیکھا! آپ سے دوبارہ مل کر بڑی خوشی ہوئی!"

41 میں نے کہا، "آپ کا شکریہ۔ کیوں،" میں نے کہا، "آپ دونوں تو ایسے لگ رہے ہیں جیسے ابھی بھی ایک دوسرے کے محبوب ہوں۔" اُس نے کہا، "اوہ، ہم بہت خوش ہیں۔ ہے نا، پیاری؟" اُس کی بیوی نے کہا، "جی ہاں، ہم واقعی خوش ہیں، میرے عزیز۔" اور پھر اُس نے مجھ سے کہا، "ریورنڈ، کبھی ہمارے گھر بھی تشریف لائیے۔"

42 میں نے کہا، "بہت بہت شکریہ۔" میں نے کہا، "اچھا، خدا حافظ!" جب وہ آگے بڑھے، تو اُس نوجوان نے مُڑ کر میری طرف ہاتھ ہلایا۔ بس، سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ یہ بالکل درست ہے۔

43 محبت ہر چیز پر غالب آ جاتی ہے۔ یہ بالکل درست ہے، صرف ... صرف محبت۔
آپ اپنے تمام نشانیاں اور ثبوت اپنے پاس رکھیں، لیکن مجھے صرف محبت دے دیجیے۔ میرے لیے تو یہی
کافی ہے۔ اوہ، میرے خدا! اے عزیز، قربان ہونے والے برّہ! تیرا قیمتی خون
کبھی اپنی قدرت نہیں کھوئے گا، جب تک خدا کی تمام مخلص اور مخلصی پائی ہوئی کلیسیا
مکمل طور پر نجات نہ پا لے، اور پھر کبھی گناہ نہ کرے۔ (دیکھیں؟)
جب سے ایمان کے وسیلہ سے میں نے، تیری بہتی ہوئی زخموں کی اُس ندی کو دیکھا، نجات بخش محبت
ہی میرا موضوع رہی ہے، اور میری موت تک یہی رہے گی۔ یہ بالکل درست ہے۔ اوہ، کتنا شاندار!

44 اب، خدا کی آزمائش سے گزری یادگاریں! آج صبح یہ خیال میرے ذہن میں سنڈے سکول کے اُس بشارتی پیغام کے دوران آیا، جب ہمارے بھائی ایلیاہ کے بارے میں منادی کر رہے تھے، اور اُن نبیوں کے شاگردوں کے بارے میں، جو ایک بڑا اسکول تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ تب میرے ذہن میں "یادگاروں" کا خیال آیا۔

45 اب، ایک یادگار ایک بہت بڑی چیز ہوتی ہے۔ ہم یادگاروں کی قدر کرتے ہیں۔
اور اِس زندگی میں بہت سے لوگوں نے اپنے پیچھے کسی نہ کسی قسم کی ایک یادگار چھوڑنے کی کوشش کی ہے۔ تقریباً ہر انسان یہی چاہتا ہے۔ اپنی قبر پر ایک بڑا سا کتبہ لگوا دے۔ یہ ٹھیک بات ہے۔ یقیناً۔ میں اِس کی قدر کرتا ہوں۔ وہ ... یہ بالکل مناسب ہے۔ اور پھر بہت سے لوگ عظیم یادگاریں اور شاندار عمارتیں تعمیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

46 ایک یادگار جس کا میں اب ذکر کرنا چاہتا ہوں، وہ اوہائیو میں ہے۔ وہاں ایک دہریہ تھا۔ اس کا نام مجھے اس وقت یاد نہیں۔ اُس کی تصویر میرے گھر میں موجود تصویروں میں کہیں رکھی ہوئی ہے۔ وہ مسیحیت کا اس قدر سخت مخالف تھا کہ اُس نے اپنے مرنے کے بعد اپنے لیے ایک یادگار تعمیر کروائی، جس

میں اُس کا پاؤں بائبل پر رکھا ہوا دکھایا گیا ہے، اور وہ نیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے، "مذہبی توہمات کو دور کرو، اور جدید سائنس کو فروغ دو۔" اور جب وہ مرنے لگا تو اُس نے کہا، "اگر میں غلط ثابت ہوا، تو میری قبر سے سانپ نکلیں گے۔" جب اُس کی وفات ہوئی، تو ابھی لوگ اُس کی قبر پر مٹی ڈال ہی رہے تھے کہ وہاں دو یا تین بڑے زہریلے سانپ مارے گئے۔ اور آج بھی، اُس قبرستان میں، ایک خادمِ خدا نے حال ہی میں اُس کی تصویر کھینچ کر مجھے دکھائی۔ اُس کی قبر کے گرد لگی ہوئی زنجیروں کے اوپر ... حالانکہ پورا قبرستان نہایت خوبصورت ہے، لیکن اُس کی قبر کا ٹیلہ صرف سانپوں کا مسکن بن چکا ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ خزاں اور سردیوں کے موسم میں بھی اُس کی قبر سے سانپ نکلتے رہتے ہیں۔ ایک یادگار! خدا نہ کرے کہ میرے لیے کبھی ایسی یادگار ہو، یا آپ میں سے کسی کے لیے۔ لیکن یادگاریں تو ہوتی ہیں، اور بعض نہایت عظیم یادگاریں بھی۔

47 اب میرا ذہن یشوع کی طرف جاتا ہے، اُس عظیم جنگجو کی طرف۔ وہ کیسا عظیم انسان تھا، جس نے بیس لاکھ یہودیوں کی قیادت میں موسیٰ کی جگہ سنبھالی۔ موسیٰ ایک برگزیدہ، بلایا ہوا، اور خدا کی خدمت کے لیے مخصوص کیا گیا خادم تھا۔ اور یشوع کا اُس عظیم شخص کی جگہ پر آنا، یقیناً ایک بہت بڑی ذمہ داری تھی، کہ وہ اُس نبی کے نقشِ قدم پر چلتا۔ وہ ایک عظیم جنگجو تھا، جسے خدا نے بلایا، پہلے سے مقرر کیا، اور خدمت کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ اُس کی پیدائش سے چار سو سال پہلے ہی خدا نے فرما دیا تھا کہ وہ اپنی قوم کو چھڑائے گا اور اُن کی خبر لے گا۔ اور موسیٰ واقعی ایک عظیم جنگجو ثابت ہوا!

48 موسیٰ کی جگہ کو اُس طرح کوئی بھی پورا نہ کر سکا، جب تک کہ یسوع مسیح نہ آ گئے۔ اور موسیٰ نے خود فرمایا، "خداوند تمہارا خدا تمہارے درمیان تمہارے بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ اور جو کوئی اُس نبی کی بات نہ سنے گا، وہ اپنی قوم میں سے کاٹ ڈالا جائے گا۔" پس یہ ایک عظیم یادگار تھی۔

49 پھر یشوع دریا کے کنارے پہنچا۔ موسیٰ کی وفات کے بعد یشوع نے اُس کی جگہ سنبھالی، اور خدا یشوع کے ساتھ تھا۔ اُس نے کہا، "اپنے آپ کو مقدس کرو، اپنے کپڑے دھوئ، اپنے آپ کو الگ رکھو، اور اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤ، کیونکہ تیسرے دن خدا کچھ کرنے والا ہے۔ "اوہ، مجھے...

50 ان راتوں میں سے کسی ایک رات اتوار کی عبادات میں "تیسرے دن" کے موضوع پر منادی کرنا چاہتا ہوں، اور آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ اس عدد میں کتنی قدرت پوشیدہ ہے، یعنی عدد تین میں۔ آج صبح دعا کے دوران بھی میں نے اس کا ذکر کیا تھا کہ بائبل کے اعداد میں ہر چیز کا تین کے ساتھ ایک خاص تعلق پایا جاتا ہے۔

51 اُس نے کہا، "اب تیسرے دن تم خدا کے جلال کو دیکھو گے۔" اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پورے یقین کے ساتھ جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، کیونکہ اُس نے بالکل وہی وقت بتایا تھا جب یہ واقعہ پیش آنے والا تھا۔ اور میں تصور کر سکتا ہوں کہ یشوع اُس وقت کیسا محسوس کر رہا ہوگا، جب وہ تمام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑا تھا۔ اب اُس کی بات سچی ثابت ہونا ضروری تھی۔ اور سامنے چڑھتا ہوا دریائے یردن تھا۔

52 آپ دیکھتے ہیں، انسان کا کردار اُس کے اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ جو کچھ بھی ہیں، آپ کے اعمال ہی ثابت کرتے ہیں کہ آپ کیا ہیں۔ چاہے آپ کتنی ہی گواہی دیں، یا جو کچھ بھی کہیں، خواہ فائدہ ہو یا نقصان، اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ کے اعمال بتاتے ہیں کہ آپ کیا ہیں، اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ آپ کے اندر کیا ہے۔ آپ جو بھی کام کرتے ہیں، وہ آپ کی حقیقت کو نمایاں کر دیتا ہے۔

53 اور آپ کاروباری حضرات، اگر آپ کوئی کام صرف خانہ پُری کے طور پر کرتے ہیں، سمجھ رہے ہیں میرا مطلب؟ یعنی آدھا ادھورا کام، تو ایسا ہرگز نہ کریں۔ اگر آپ اُسے صحیح طریقے سے نہیں کر سکتے، تو پھر اُسے بالکل نہ کریں۔ یہی درست بات ہے۔

54 جب آپ مسیح کے پاس آئیں، تو اگر آپ مکمل طور پر، اپنے آپ کو پوری طرح، ہر لحاظ سے اُس کے سپرد نہیں کر سکتے اور مسیح کے پاس نہیں آ سکتے، تو پھر بالکل نہ آئیں۔ لیکن جب آپ واقعی ایک مسیحی بننا چاہتے ہیں، تو مضبوطی سے کھڑے ہوں۔ اُسے حقیقی بنائیں۔ خدا یہی چاہتا ہے کہ آپ ایسے ہوں۔ اور پھر آپ کے اعمال ہی ثابت کریں گے کہ آپ کا کردار کیا ہے۔ انسان کا کردار اُن کاموں سے پہچانا جاتا ہے جو وہ انجام دیتا ہے۔

55 اب یشوع کی اپنی بات داؤ پر لگی ہوئی تھی، جی ہاں، بالکل اُسی طرح جیسے قدیم زمانہ میں نوح کی تھی۔ لیکن یشوع کو اِس دریا کو پار کرنا تھا۔ اور بظاہر اُس نے سال کا سب سے نامناسب وقت چُن لیا تھا۔ وہ اپریل کا مہینہ تھا، جب یہودیہ کے پہاڑوں پر برف پگھلتی تھی اور پانی بہتا ہوا نیچے آتا تھا، جس سے دریائے یردن گدلا ہو جاتا اور اپنے کناروں سے نکل کر کھیتوں تک پھیل جاتا، تاکہ یردن کے میدانوں کو سیراب کرے۔ اگر انسانی حساب، تعلیم یا سائنس کے مطابق دیکھا جاتا، تو سال میں دریا پار کرنے کے لیے اِس سے زیادہ نامناسب وقت کوئی نہ تھا۔ لیکن خدا ایسے ہی اوقات کو پسند کرتا ہے، تاکہ ثابت کرے کہ وہی خدا ہے۔

56 اور خدا کے وہ خادم، جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ خدا نے کیا وعدہ فرمایا ہے، وہ اُس پر عمل کرنے سے نہیں ڈرتے، کیونکہ خدا یقیناً اپنے کلام کے ساتھ قائم رہتا ہے، جتنا یقین ہے کہ وہ خدا ہے۔

57 جب اُس (یشوع) نے کہا، "سب سے پہلے عہد کا صندوق اُٹھاؤ اور آگے بڑھو،" تو جیسے ہی کاہنوں کے قدم یردن کے پانی میں پڑے، چاہے دریا کتنا ہی طغیانی میں تھا اور کتنا ہی اُمڈ رہا تھا، وہ خدا کے ابدی کلام کے آگے سے ہٹ گیا، کیونکہ کلام اُس صندوق میں تھا۔ یسوع نے فرمایا، "آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن میرا کلام ہرگز نہیں ٹلے گا۔" پس یشوع جانتا تھا کہ اُس کی بات کو خدا کے کلام

پر قائم ہونا ہے، اِس لیے اُس نے خدا کے کلام کو سب سے پہلے رکھا۔

58 کاش آج رات یہاں موجود آپ بیمار لوگ بھی ایسا ہی کریں۔ خدا کے کلام کو اپنی گواہی کے ساتھ ملا دیں۔ اپنے اقرارِ ایمان کو خدا کے کلام کے ساتھ قائم کریں۔ ایمان رکھیں، اُسے مضبوطی سے تھامے رکھیں، اور اُن باتوں کو بھی، جو ابھی موجود نہیں، یوں پکاریں جیسے وہ موجود ہوں۔ پھر ہم آگے بڑھتے جائیں گے۔ اِسی طرح کریں۔ خدا کا کلام آپ کو منزل تک پہنچا دے گا۔

59 اور جیسے ہی کاہنوں کے قدم یردن میں پڑے، دریا دونوں طرف ہٹ گیا، اور پانی رُک گیا۔

60 کیا آپ کو احساس ہے؟ اُس دریا کا زوردار بہاؤ صرف بیس منٹ میں اتنا بڑا بند بنا سکتا تھا، جو آج کل کے بڑے بڑے ڈیموں، مثلاً کولوراڈو کے بولڈر ڈیم، کے برابر ہوتا۔ یردن جس شدت سے پہاڑوں سے نکل کر نیچے آتا ہے اور بڑی قوت کے ساتھ اُن وادیوں میں بہتا ہے، اُس کا بہاؤ نہایت زبردست ہوتا ہے۔

61 اور جب بیس لاکھ لوگ، جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل تھے، اُس میں سے گزرے، تو غالباً اِس میں چار یا پانچ گھنٹے، بلکہ اُس سے بھی زیادہ وقت لگا ہوگا۔ ذرا سوچیں! اگر پانی بہتا رہتا تو دریا پھر سے بھر جاتا۔ لیکن خدا نے اُس کے بہاؤ کو روک دیا۔ آمین۔ اوہ، مجھے یہ کتنا پسند ہے! اُس نے پانی کے بہاؤ کو روک دیا، اور وہ اُس وقت تک رکا رہا جب تک سب لوگ پار نہ ہو گئے۔

62 پھر خدا نے یشوع سے کہا، "ہم اِس کی ایک یادگار قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں جاؤ اور ہر قبیلہ میں سے ایک ایک اسرائیلی کو بھیجو، اور وہ بارہ پتھر اُٹھا کر ایک یادگار بنائیں۔ یہ یادگار اِس لیے ہوگی کہ جب آئندہ تمہارے بچے اِس راستے سے گزریں گے، تو وہ پوچھیں گے، 'یہ پتھر یہاں کیوں رکھے گئے ہیں؟' تب تم اُنہیں بتانا کہ خدا نے کس طرح دریائے یردن کے بہاؤ کو روک دیا تھا۔" یہ کتنی شاندار یادگار تھی! میں چاہتا ہوں کہ کسی دن مستقبل قریب میں کبھی اُن پتھروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں، جو

آج بھی ایک یادگار کے طور پر قائم ہیں۔لیکن پھر میرے ذہن میں ایک اور یادگار آتی ہے ...وہ بھی کتنی عظیم اور مبارک یادگار تھی!

63 پھر میں ایک اور یادگار کے بارے میں سوچتا ہوں۔ایک دن ایک عورت نے غلط انتخاب کیا۔اُس نے سدوم اور عمورہ کے سرسبز اور پانی سے بھرپور میدانوں میں رہنے کا فیصلہ کیا،اور اُس نے چاہا کہ وہ بھی اُس زمانہ کی دوسری عورتوں کی طرح میل جول رکھے اور ویسی ہی زندگی گزارے۔

64 اُس نے سارہ کی طرح اچھا انتخاب نہ کیا،جو بنجر علاقے میں رہی۔لیکن سارہ نے خدا کے کلام کو اپنے دل میں محفوظ رکھا،اور اپنے شوہر کی فرمانبردار اور محبت کرنے والی بیوی رہی،یہاں تک کہ وہ اُسے اپنا "خداوند" کہا کرتی تھی۔اور وہیں خدا دو فرشتوں کے ساتھ خیمہ میں اُن سے ملاقات کرنے آیا۔

65 لیکن مسز لوط دنیاداری میں ایسی گرفتار ہو گئی کہ اُس نے دنیا کی چیزوں کو اپنا لیا۔اور آج ہمارے لیے اِس میں ایک بڑا سبق ہے کہ ہم بھی ضرورت سے زیادہ دنیوی سوچ رکھنے والے بن سکتے ہیں۔اور مجھے پورا یقین ہے کہ آج مجموعی طور پر کلیسیا بھی حد سے زیادہ دنیادار ہوتی جا رہی ہے۔شاید جب مسز لوط وہاں گئی تھی،تو اُس کا ایسا ارادہ نہ تھا۔اُس نے سوچا ہوگا،"میں تو صرف لوگوں سے میل جول رکھوں گی۔" میل جول رکھنا بُری بات نہیں،لیکن دنیا کی عادتوں کو اختیار نہ کریں۔

66 جب آپ دنیا میں رہیں،تو سدرک،میسک اور عبدنجو،اور دانی ایل کی طرح رہیں۔اُنہوں نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو ناپاک نہیں ہونے دیں گے،چاہے کچھ بھی ہو جائے۔خواہ باقی ساری جماعت ہی کیوں نہ برگشتہ ہو جائے،یا کچھ بھی واقع ہو،اُنہوں نے اپنے دل میں پختہ ارادہ کر لیا تھا۔اور آج وہ ایک یادگار ہیں۔

67 اور مسز لوط بھی ایک یادگار بن کر کھڑی ہے۔جب خدا نے اُس کے لیے اپنے فضل کا آخری پیغام بھیجا،اور اُن فرشتوں کو وہاں بھیجا،جنہوں نے اُنہیں بتایا کہ چند ہی گھنٹوں میں سدوم اور عمورہ آگ

سے تباہ کر دیے جائیں گے، تب بھی وہ اِس بات کو برداشت نہ کر سکی کہ اپنی معاشرتی زندگی چھوڑ دے، بیابان میں آ جائے، اور سارہ کی طرح صحرا میں زندگی گزارے، اور میدان کی عورتوں کی طرح سادہ لباس پہنے۔ وہ آسائشوں میں رہنا چاہتی تھی۔ اُس کا شوہر شہر کا ایک بڑا آدمی بن چکا تھا۔ وہ شہر کے دروازے پر قاضی یا حاکم کی حیثیت سے بیٹھتا تھا۔ وہ اُن آسائشوں کو چھوڑنے کا تصور بھی برداشت نہ کر سکی۔ اور جب وہ اپنے شوہر کے ساتھ شہر سے باہر نکل رہی تھی، تو بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتی، روتی اور غم کرتی تھی، کیونکہ اُسے وہ سب کچھ چھوڑنا پڑ رہا تھا، اور اُس موت بھری زندگی سے الگ ہونا اُس کے لیے بہت مشکل تھا۔

68 یسوع نے فرمایا، "جو کوئی اپنا ہاتھ ہل پر رکھ کر پیچھے دیکھتا ہے، وہ خدا کی بادشاہی کے لائق نہیں۔" تو پھر ہمیں کیسے لوگ ہونا چاہیے؟ جو شخص ہل پر ہاتھ رکھنے کے بعد صرف پیچھے مڑ کر دیکھتا بھی ہے، وہ بھی ہل چلانے کے لائق نہیں۔ اوہ، ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہماری نگاہ اور ہمارا دل ایک ہی مقصد پر قائم رہے۔ دوسروں کے اعمال، کلیسیا کے حالات، پڑوسی کے رویے، یا کسی اور کی زندگی کی طرف نہ دیکھیں۔ اپنے دل کو کلوری پر مرکوز رکھیں۔ پیچھے مڑ کر دیکھنے کے لیے بھی نہ رکیں، کیونکہ ہمارے پاس پیچھے دیکھنے کا وقت نہیں۔

69 اور چونکہ اُس عورت نے ایسا کیا، خدا نے اُسے اُن تمام لوگوں کے لیے ایک یادگار بنا دیا، جو ایک مرتبہ مسیح کو اپنا ذاتی نجات دہندہ قبول کرنے کے بعد پھر پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں۔ وہ نمک کا ستون بن گئی، اور آج تک میدان میں کھڑی دیکھی جا سکتی ہے۔ اُس کا سر پیچھے کی طرف مڑا ہوا ہے، اور وہ اپنے بائیں کندھے کے اوپر سے میدانوں کی طرف دیکھ رہی ہے۔ اُس کا دل وہیں رہ گیا تھا، اگرچہ اُسے گویا زبردستی وہاں سے نکلنا پڑا۔

70 آج بھی بہت سے لوگ اِسی طرح مسیح کو قبول کرتے ہیں، کیونکہ وہ دنیا کو چھوڑ تو دیتے ہیں،

لیکن محسوس کرتے ہیں کہ گویا اُنہیں مجبور کیا گیا ہے۔ پھر اُن کے دل دنیا ہی کی خواہش کرتے رہتے ہیں، اور زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ وہ دوبارہ اُسی میں واپس چلے جاتے ہیں۔ وہ خدا کے فضل اور اُس محبت کی خوفناک یادگار بن جاتے ہیں، جو خدا نے اُن پر ظاہر کی تھی۔ پس، یہ بھی یادگاریں ہیں۔

71 اب یسوع کے زمینی ایام میں، یہودیوں نے ایک ہیکل بطور یادگار تعمیر کی تھی۔ اور وہ یسوع کو دکھا رہے تھے کہ وہ ہیکل کس قدر شاندار طریقے سے تعمیر کی گئی تھی۔ لیکن اُس نے فرمایا ... اُس ہیکل کو تعمیر ہونے میں چالیس سال لگے تھے، بلکہ مجموعی طور پر تقریباً اسی سال۔ چالیس برس تک دنیا کے مختلف حصوں میں اُس کے پتھر تراشے جاتے رہے۔ پھر چالیس سال اُس کی تعمیر میں صرف ہوئے، اور اُس تمام عرصہ میں نہ آری کی آواز سنائی دی اور نہ ہتھوڑے کی۔

72 لیکن آپ جانتے ہیں، یسوع نے وہاں فرمایا، "اِس کی طرف مت دیکھو، کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ وہ وقت آئے گا جب یہاں ایک پتھر بھی دوسرے پتھر پر باقی نہ رہے گا۔"

73 اِس سے ذرا پہلے، اُس نے یہ عظیم یادگار الفاظ فرمائے، "آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، ہیکلیں بھی ٹل جائیں گی، یادگاریں بھی مٹ جائیں گی، لیکن میرا کلام ابدی یادگار رہے۔"

74 عہد کا صندوق کئی سال پہلے گل سڑ گیا۔ نبیوں کی قبریں بھی گر چکی ہیں۔ اور مختلف یادگاریں، زمانے کی گردش کے ساتھ بوسیدہ ہو گئیں، وقت کی دھول نے اُنہیں مٹا دیا، اور بارشوں نے اُن کے پتھروں کو بہا دیا۔ لیکن خدا کا کلام آج بھی ویسا ہی قائم ہے، ہمیشہ کے لیے خوبصورت، ہمیشہ کے لیے زندہ۔ آج رات بھی، اِس زمانہ کے ایمان رکھنے والوں کے لیے اُتنا ہی زندہ اور تازہ ہے، جتنا اُس دن تھا جب پہلی بار بولا گیا تھا۔

75 اِسی لیے آج صبح، ہماری عبادت میں۔۔۔ جب ہمارے بھائی نے ایلیاہ کے بارے میں پیغام دیا، تو یہ بات کتنی واضح ہوئی۔ جب نبیوں کے شاگرد ایک بڑا اسکول بطور یادگار بنانا چاہتے تھے، تو

ایلیاہ نے اُس سے بہتر چیز کو چنا، یعنی خدا کا ایک معجزہ، جس نے گرے ہوئے اوزار (کلہاڑے) کو پانی پر تیرا دیا۔ وہ خداوند کا کلام تھا۔

76 اور آج رات اُس شخص کی حالت کہیں بہتر ہے، جو خداوند کے کلام کو اپنے دل میں بطور یادگار قبول کرتا ہے، بجائے اُس شخص کے جو اپنے لیے کوئی عظیم یادگار تعمیر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

77 کچھ عرصہ پہلے، جب میں اٹلی میں تھا، تو میں نے مسولینی کے بارے میں سنا، اور اُس عظیم مجسمے کے بارے میں بھی، جو اُس نے تقریباً چالیس فٹ سے زیادہ بلند، کھیلوں کے اعزاز میں بطور یادگار تعمیر کروایا تھا، کیونکہ وہ خود بھی ایک کھلاڑی تھا۔ میں اُس یادگار کو دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن آپ جانتے ہیں؟ ایک بڑے بم کے دھماکے نے اُسے ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔

78 تقریباً دو یا تین سال پہلے، میں اُس مقام پر کھڑا تھا جہاں مصر کے فرعونوں نے اپنے عظیم مزار اور بت بطور یادگار قائم کیے تھے۔ اور مجھے بتایا گیا کہ آج اگر اُن یادگاروں کی اصل جگہ دیکھنی ہو، تو زمین کے اندر تقریباً بیس فٹ گہرائی تک کھدائی کرنا پڑے گی، تب کہیں اُن کی بنیادوں کا نشان ملے گا۔

79 میں اُس مقام پر بھی کھڑا ہوا، جہاں قیصر آگسٹس، ہیرودیس، اور روم کے عظیم حکمران رہا کرتے تھے۔ میں اُس سڑک پر بھی گیا جہاں سے قیصر اپنے محل سے نکل کر گزرا کرتا تھا، اور آج وہ سڑک زمین کی سطح سے تقریباً پچیس فٹ نیچے دفن ہو چکی ہے۔ وہ تمام یادگاریں ختم ہو چکی ہیں۔

80 لیکن خدا کا زندہ کلام آج بھی ویسا ہی قائم ہے، اور اُسی قدر قیمتی ہے۔ یہی حقیقی یادگار ہے۔

81 پس میں آج آپ سے کہتا ہوں، بھائی، کہ آپ جو کچھ کرتے ہیں، جو الفاظ بولتے ہیں، اپنے پڑوسی کے ساتھ جس طرح پیش آتے ہیں، اور مسیح کے بارے میں جو رویہ اختیار کرتے ہیں، وہ سب ایک ابدی یادگار بن جائے گا۔ ممکن ہے آپ اپنے بچوں کے لیے ایک عمدہ گھر چھوڑ جائیں۔ ممکن ہے آپ اُن کے لیے کوئی جائیداد یا روزگار کا ذریعہ چھوڑنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ لیکن میں اُن کے لیے

ہر چیز سے بڑھ کر خدا کا کلام چھوڑنا پسند کروں گا۔ یہ گھر ایک دن فنا ہو جائیں گے۔ یقیناً، یہ اچھی بات ہے، اور میں اِس کے خلاف کچھ نہیں کہتا۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ آپ چھوٹی چھوٹی باتوں میں لگے رہیں اور بڑی باتوں کو نظر انداز کر دیں۔ کیونکہ خدا کا کلام ... گھر فنا ہو جائے گا، اور اُس کے ساتھ رہنے والے بھی فنا ہو جائیں گے۔ لیکن خدا کا کلام آخری دن اُنہیں پھر زندہ کرے گا، اور اُنہیں دوبارہ ابدی اور لافانی زندگی عطا کرے گا۔ پس ایسی میراث قائم کرنے کے لیے خدا کا ابدی کلام ہی کافی ہے۔

82 مجھے وہ پرانا گیت یاد آتا ہے، جو ہم برسوں پہلے یہاں گایا کرتے تھے:

وقت بڑی تیزی سے بدل رہا ہے، زمین کی کوئی چیز ہمیشہ قائم نہیں رہے گی۔

اپنی اُمیدیں ابدی چیزوں پر قائم کرو، خدا کے اُس ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے رکھو جو کبھی نہیں بدلتا۔

جب ہمارا سفر مکمل ہو جائے، اگر ہم خدا کے وفادار ثابت ہوئے ہوں،

تو جلال میں ہمارا خوبصورت اور روشن گھر، ہماری شادمان روح ضرور دیکھے گی۔

83 یہ کتنی بہتر بات ہے کہ جب زندگی کا سورج غروب ہونے لگے، جب آپ کے جسم کی رگوں میں خون ٹھنڈا ہونے لگے، اور آپ کے بچے آپ کے بستر کے گرد کھڑے ہوں، تو آپ یہ جانتے ہوں کہ آپ نے ایک ایسی یادگار قائم کی ہے جس کے ذریعے آپ کہہ سکیں، "میرے پیارے، ایک دن تمہارے ڈیڈی (والد) تمہیں اُس پار ملیں گے۔" میں ایسی یادگار چھوڑنا زیادہ پسند کروں گا۔

84 جب ڈاکٹر کہے، "بلی، اب ہم تمہارے لیے مزید کچھ نہیں کر سکتے۔"

85 اور میں اپنے بچوں کو دیکھوں، اُنہیں الوداعی بوسہ دوں، اور کہوں، "لیکن تمہارے ڈیڈی مر نہیں رہے۔ وہ آرام کی جگہ جا رہے ہیں، ایک ایسے مقام پر۔ کیونکہ 'اگر یہ زمینی خیمہ گرا بھی دیا جائے، تو میرے لیے ایک اور پہلے ہی سے تیار ہے۔'" ایسی گواہی دینا کیسی عظیم یادگار ہے! میں اپنے بچوں کے سامنے یہ کہنا زیادہ پسند کروں گا، بہ نسبت اِس کے کہ میں کہوں، "میرے پیارے، میں نے تمہارے

لیے اِس بینک میں دس لاکھ ڈالر اور اُس بینک میں بھی دس لاکھ ڈالر رکھ چھوڑے ہیں۔ بجائے اسکے "
میں تو ایسی گواہی چھوڑنا زیادہ پسند کروں گا۔

جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوں،
تو اپنے پیچھے وقت کی ریت پر
اپنے قدموں کے نشان چھوڑ جائیں؛ شاید کوئی اور،
جو زندگی کے پُر خطر سمندر میں سفر کر رہا ہو، کوئی مایوس اور شکستہ جہان کی مانند بھائی، اُن نشانات کو دیکھ کر دوبارہ حوصلہ پالے۔ بالکل درست! اپنی گواہیاں بطور یادگار چھوڑ کر جائیں۔

86 آج رات میرا ذہن ایک بزرگ شخص کی طرف جاتا ہے، جو اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بستر پر لیٹے ہوئے ہیں۔ چند روز پہلے اُنہوں نے مجھے بلایا اور خواہش ظاہر کی کہ میں اُن کے جنازے میں منادی کروں؛ پال ریڈر کی عبادت گاہ میں۔ وہ میرے عزیز دوست، ایف۔ ایف۔ بوس ورتھ ہیں، خدا کے ایک مقدس خادم، جو اپنے خالق سے ملنے جارہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا، "بھائی برنہم، یہ میری زندگی کا سب سے خوشی بھرا وقت ہے۔" پھر کہنے لگے، "میں اِس قدر خوش ہوں کہ میں اپنے خداوند سے ملنے جارہا ہوں اس وجہ سے مجھے رات کو نیند بھی نہیں آتی۔"

87 میں نے مسز ایمی میک فرسن کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے؛ میری بات کو اُن کی بے ادبی نہ سمجھا جائے، وہ ایک عظیم خاتون تھیں۔ میں سمتھ وگلز ورتھ، ڈاکٹر پرائس، اور بہت سے عظیم خادموں کے کارناموں کے نشان دیکھتا ہوں۔ لیکن میں نے کبھی کسی کو ایف۔ ایف۔ بوس ورتھ کے بارے میں کسی ظاہری نشان کا ذکر کرتے نہیں سنا۔ اے خدا، میرا انجام بھی ایسا ہی ہو، کہ میں خداوند یسوع مسیح کے فضل کی ایک یادگار بن کر دنیا سے جاؤں۔

88 مجھے ای۔ ہاورڈ کیڈل یاد آتے ہیں، جو کچھ عرصہ پہلے ایک شرابی کی حالت میں فرش پر پڑے

تھے، اور مکھیوں نے اُن کے منہ پر انڈے دے دیے تھے۔ اور وہاں دور اُن کی بوڑھی ماں تھی، جو اپنے شرابی بیٹے کے لیے دعا کرتی رہی، ایمان رکھتی رہی، اور خدا کو مضبوطی سے تھامے رہی۔ جب اُس شخص نے آخرکار اِس دنیا کو چھوڑا، تو وہ قادرِ مطلق خدا کے فضل کی ایک گواہی اور یادگار چھوڑ کر گیا، جو ہر ضرورت کے لیے کافی ہے۔ جب خدا کا کلام دعا کے وسیلہ سے اُس کے سامنے رکھا جاتا ہے، تو خدا اُس دعا کا ضرور جواب دیتا ہے۔

89 خدا اپنی قربانی کی ایک یادگار کے طور پر ایک کلیسیا تعمیر کر رہا ہے۔ مسیح زمین پر بے مقصد مرنے کے لیے نہیں آیا تھا۔ اُس کی موت ہرگز رائیگاں نہیں جائے گی۔ "خدا اِن پتھروں سے بھی ابراہام کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔" اگر لوگ اُس کلام کے مطابق زندگی نہ گزاریں، اگر وہ اُسے قبول نہ کریں، اُس پر غور نہ کریں، اور یہ احساس نہ کریں کہ خدا نے اُنہیں کیسا عظیم تحفہ عطا کیا ہے، تو خدا پتھروں سے بھی ابراہام کی اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ یقیناً وہ ایسا کرے گا! اور جب میں اِس کے بارے میں سوچتا ہوں، اور اُس عظیم قیمت کو یاد کرتا ہوں جو اُس نے ادا کی...

90 آج ہر شخص ہر چیز مفت میں چاہتا ہے۔ یہی آج امریکی طرزِ زندگی بن گئی ہے۔۔۔ ہر وہ چیز حاصل کرو جو بغیر قیمت کے مل جائے۔ بھائی، جو چیز واقعی قیمتی ہوتی ہے، وہ کبھی مفت نہیں ملتی۔ جو کچھ آپ حاصل کرتے ہیں، اُس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔ اُس کی قیمت دینی پڑتی ہے، اور وہ قیمت سستی نہیں ہوتی۔

91 آپ کی نجات بھی خدا کو بہت مہنگی پڑی۔ اُس نے ہر انسان کو ابدی زندگی عطا کرنے، اُسے آج رات حقیقی خوشی بخشنے، اور ایسی چیزوں کے لیے زندہ رکھنے جو واقعی جینے کے لائق ہیں، اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی دی۔ یہ صرف اِس لیے نہیں کہ ہم اپنے بچوں کے لیے کچھ چھوڑ جائیں، کیونکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نجات سے بڑھ کر کوئی وراثت نہیں جو ہم اپنے بچوں کے لیے چھوڑ سکتے ہوں۔

یقیناً، اُس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

92 لہٰذا بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے، اور پھر آزمائش کا وقت بھی آتا ہے۔ یہ وقت کی آزمائش سے گزرنے والی یادگاریں ہیں۔ اور واحد یادگار جو ہر آزمائش میں سچی ثابت ہوئی ہے، وہ خدا کا کلام ہے۔ اوہ، بے ایمان لوگوں نے اُسے مٹانے کی بہت کوشش کی۔ اُنہوں نے ہر ممکن طریقہ اختیار کیا، لیکن وہ کبھی مٹایا نہیں جا سکتا۔ وہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔

93 جب ابراہام نے خدا کی یہ یادگار حاصل کی کہ، "سارہ سے تمہارا ایک بیٹا ہوگا،" تو اُس نے پچیس برس تک پورے دل سے اِس وعدہ پر ایمان رکھا، اور ہر اُس بات کا انکار کیا جو اِس کے خلاف تھی، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خدا اپنے کلام کو ضرور پورا کرے گا۔

94 آج بھی بے ایمان لوگ اُٹھتے ہیں اور بائبل کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بائبل کو ختم کرنے سے پہلے تمہیں وقت کو روکنا ہوگا۔ دنیا کا ہر ملحد، ہر بے دین، ہر کمیونسٹ، اور جو بھی ہو، ہر بدھ مت ماننے والا، ہر جین، ہر (۔۔۔)، سب کو ہر روز خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کی گواہی دینی پڑتی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ جب بھی تم کوئی خط لکھتے ہو، آمین، یا جب بھی تم تاریخ لکھتے ہو، تم اِس بات کی گواہی دیتے ہو کہ خدا نے انیس سو ستاون برس پہلے اپنا بیٹا دنیا میں بھیجا۔ بھائی، تم اِسے کبھی نہیں روک سکتے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ "آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن میرے الفاظ ہرگز نہیں ٹلیں گے۔"

95 کچھ عرصہ پہلے، میں نیویارک میں تھا۔ وہاں سے میں ایک چھوٹے سے جزیرے پر گیا، جہاں آزادی کا مجسمہ (سٹیچو آف لیبرٹی) واقع ہے، جو بہت سال پہلے فرانسیسی حکومت نے ریاستہائے متحدہ کو تحفہ کے طور پر دیا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک مشعل ہے۔ ہم اُس کے بازو تک اوپر گئے، جہاں ایک کھڑکی بنی ہوئی ہے۔ جب میں اُس عظیم روشنی کو چمکتے ہوئے دیکھ رہا تھا، تو میری نظر اُس کے کنارے پر پڑی، جہاں بہت سی چھوٹی چڑیاں مردہ پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے راہنما سے پوچھا، "یہ

چڑیاں کیوں مری ہوئی پڑی ہیں؟ کیا یہ بجلی لگنے سے مرگئی ہیں؟"

96 اُس نے کہا، "نہیں، جناب۔ آج صبح ابھی تک ہم نے اُنہیں نہیں اُٹھایا۔" پھر اُس نے کہا، " گزشتہ رات یہاں ایک شدید طوفان آیا تھا، جو خلیج کے اوپر سے گزرا تھا۔" میں نے کہا، "جی ہاں، مجھے معلوم ہے۔"

97 اُس نے کہا، "یہ ننھی چڑیاں اُس طوفان میں پھنس گئی تھیں۔" پھر اُس نے کہا، "جب وہ اِس روشنی کے قریب پہنچیں، تو اُنہوں نے اِس روشنی کو بجھانے کی کوشش کی۔ دیکھئے، وہ بار بار شیشے سے ٹکراتی رہیں اور اپنے آپ کو مارتی رہیں۔" اور اُس نے کہا، "اِس روشنی کو اپنی نجات کا ذریعہ بنانے کے بجائے، وہ اُسے بجھانے کی کوشش کرتی رہیں۔"

98 پھر اچانک خدا نے مجھے ایک الہام بخشا۔ یہی حقیقت ہے۔ جو مرد اور عورتیں خدا کے نور کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ دراصل اپنا ہی نقصان کر رہے ہوتے ہیں۔ جب یہ نور اُنہیں نجات کی راہ دکھانے کے لیے موجود ہے، تو پھر وہ اِسے قبول کر کے سلامتی کی طرف کیوں نہیں آتے، بجائے اِس کے کہ اُس کے خلاف لڑتے رہیں؟ وہ کوشش کرتے ہیں کہ اُس کا انکار کریں اور کہتے ہیں، "معجزات کے دن گزر چکے ہیں۔ الٰہی شفا جیسی کوئی چیز نہیں۔ دل کی گہرائی سے ملنے والی نجات کا کوئی وجود نہیں۔" وہ صرف ستون سے اپنا سر ٹکراتے رہتے ہیں۔ لیکن جب تک وہ ایسا کرتے رہیں گے، خدا کی عظیم کلیسیا آگے اور اوپر بڑھتی رہے گی، جتنی قوت سے بڑھ سکتی ہے۔ لوگ اُٹھیں گے، اپنے بارے میں مختلف دعوے کریں گے، ناکام ہوں گے، اور بہت کچھ ہوگا، لیکن خدا کی کلیسیا اور خدا کا کلام مسلسل آگے بڑھتے رہیں گے۔ کیونکہ وہ صحیح قسم کے مواد سے تعمیر کی گئی ہے۔

99 کچھ عرصہ پہلے، آسٹریلیا میں، وہ عظیم ملک جو برطانوی سلطنت کے زیرِ اقتدار تھا، بالکل جنوبی افریقہ کی طرح، سمندر کے اُس پار واقع ہے۔ سڈنی شہر میں، جو ایک خوبصورت خلیج کے گرد آباد ہے،

شاید بھائی بیلر اِس کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہوں۔ وہاں اُنہوں نے شمالی سڈنی کو جنوبی سڈنی سے ملانے کے لیے ایک بہت بڑا پل تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔ پورے ملک میں اعلان کیا گیا کہ ماہر معمار اور پل بنانے والے آئیں اور اِس منصوبے کو مکمل کریں۔ لیکن کسی نے بھی یہ ذمہ داری قبول نہ کی۔ کسی میں ہمت نہ ہوئی۔ کیونکہ جب وہ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ سمندر کی تہہ حرکت کرنے والی ریت پر مشتمل ہے۔ وہ دلدلی ریت تھی، جس پر کوئی مضبوط بنیاد قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ اُنہوں نے بار بار جانچ کی، پیمائش کی، اور ہر ممکن تحقیق کی، لیکن آخر کار سب نے کہا، "ہم ایسا پل بنانے کی کوشش بھی نہیں کریں گے۔ یہ ناممکن ہے۔"

100 کچھ دیر بعد، انگلینڈ سے ایک نوجوان معمار وہاں آیا۔ وہ ایک مشہور اور معتبر شخص تھا، اور اُس کی نہایت اچھی شہرت تھی۔

101 اوہ، مجھے یہ بات بہت پسند ہے! مجھے ایسا شخص پسند ہے جس کی اچھی نیک نامی ہو۔ ضروری نہیں کہ آدمی بہت بڑا ہو۔ ممکن ہے آپ ایک غریب انسان ہوں، جو کسی تنگ گلی میں رہتا ہو، لیکن آپ کی عزت یا نیک نامی کسی بڑے بادشاہ یا حکمران سے کہیں بہتر ہو سکتی ہے۔ یقیناً! ضروری نہیں کہ آپ دولت مند ہوں۔ آپ کے پاس صرف ایک نیک نامی ہونی چاہیے۔ آپ کی نیک نامی ہی بتاتی ہے کہ آپ کون ہیں، اور آپ کا کردار ہی آپ کی اصل پہچان بنتا ہے۔ یہی آپ کی شہرت کو جنم دیتا ہے، اور لوگ آپ کو آپ کی نیک نامی سے پہچانتے ہیں۔

102 وہ شخص وہاں بڑی عزت کیساتھ گیا، اور اُس نے پوری صورتحال کا بغور جائزہ لیا۔ کئی دن تک دریا کے کناروں پر چلتا رہا۔ اُس نے ہر چیز کا مطالعہ کیا، جانچ کی، پیمائش کی، اور چاروں طرف اچھی طرح دیکھا۔ پھر آخر کار وہ شہر کے میئر کے پاس گیا اور کہا، "میں یہ نوکری قبول کرتا ہوں۔"

میئر نے کہا، "جناب، کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کس ذمہ داری کو قبول کر رہے ہیں؟"

اُس نے جواب دیا، "جی ہاں، میں اِسے پوری طرح سمجھتا ہوں۔"

103 اُس (میئر) نے کہا، "لیکن دنیا کے عظیم معمار، امریکہ کے ماہر انجینئر، اور مختلف ممالک کے مشہور پل ساز یہاں آچکے ہیں، اور سب اِس کام سے خوفزدہ ہوکر واپس چلے گئے ہیں۔"

104 اُس نے کہا، "جناب، لیکن میں اِس کام سے نہیں ڈرتا۔ میں یہ ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ پل بنانے والے کی حیثیت سے میری شہرت پوری دنیا میں ہے، لیکن میں اپنی پوری شہرت (نیک نامی) اِس بات پر داؤ پر لگاتا ہوں کہ میں یہ پل ضرور تعمیر کرسکتا ہوں۔" اوہ، اُس کے پاس ایک رویا تھی! کسی بھی انسان کے لیے شہرت حاصل کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اُس کے پاس اُس کام کی واضح رویا ہو جسے وہ انجام دینے جارہا ہے۔

105 اوہ، خداوند مبارک ہو! یہی وجہ ہے کہ ہمارے لیے ایک آسمان موجود ہے جہاں ہم جائیں گے۔ اسی لئے ہم مسیحی ہونے کی ایک اچھی شہرت رکھ سکتے ہیں، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اِس عمارت میں کون سا مواد استعمال ہوا ہے۔ بالکل درست۔ اِس عمارت میں یسوع مسیح کا خون شامل ہے۔ جی ہاں، اُس کا بہایا ہوا قیمتی خون تمام گناہوں کو دھو چکا ہے۔ اُس نے مجھے جہنم کی گلیوں سے نکال کر اپنا خادم بنالیا۔ اِسی لیے میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو چکا ہوں۔ اور ہر ایماندار نے یہی تجربہ کیا ہے، کیونکہ اُس نے اِس عظیم معمار اور اِس عظیم منصوبہ ساز پر اپنا کامل بھروسا رکھا ہے۔

106 جب اُس شخص نے یہ کام قبول کیا، تو سب سے پہلے اُس نے اِس بات کا یقین کرنا چاہا کہ اُس کی بنیاد درست ہو۔ وہ نیچے گیا اور کہا، "اِس پل کی تعمیر شروع کرنے سے پہلے ہمیں مضبوط بنیاد تک پہنچنا ہوگا۔" وہ جانتا تھا کہ اُس ریت کے نیچے زمین کا سینہ موجود ہے، جو ٹھوس چٹان پر قائم ہے۔ پھر اُس نے کیا کیا؟ اُس نے بہت بڑے بڑے پمپ منگوائے، بڑے بڑے نل زمین میں اتارے، اور اُن پمپوں کے ذریعے اُس نے اُس سرکتی ہوئی ریت کو باہر نکالنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر ٹھوس

چٹان تک پہنچ گیا۔ جب بنیاد چٹان پر قائم ہوگئی، تو اُس نے بڑے بڑے بولٹ اُس چٹان میں مضبوطی سے جما دیے اور بنیاد تیار کر لی۔ پھر ہر ستون کی بنیاد کو اُسی طرح مضبوط کیا۔

107 اس کے بعد اُس نے اپنے اردگرد بہترین معمار جمع کیے، بہترین سائنس دان، اور بہترین آلات مہیا کیے۔ اُس نے اپنے پل کے لیے بہترین سٹیل منگوایا۔ اور جب وہ سٹیل آیا، تو اُس نے اُس میں سے ایک ٹکڑا بھی استعمال نہ ہونے دیا، حتیٰ کہ ایک بولٹ بھی نہیں، جب تک کہ اُس کی سائنسی جانچ نہ ہوگئی؛ تاکہ دیکھا جائے کہ اُس میں کہیں کوئی دراڑ تو نہیں، کہیں کوئی باریک سوراخ تو نہیں جو ڈھلائی کے دوران رہ گیا ہو، اور یہ بھی کہ آیا اُس کی مکمل آزمائش صحیح طریقے سے ہوئی ہے یا نہیں۔ اوہ، اگر ایسا پل تعمیر ہوتا، تو وہ اُس کی بطور پل ساز شہرت کے لیے کیسی عظیم یادگار بنتا!

108 اگر اُس نے اِس قدر احتیاط کی کہ اُس کا پل مکمل طور پر محفوظ ہو، تو ذرا سوچیے کہ خدا نے کتنی زیادہ احتیاط کی ہوگی تاکہ اُس کی کلیسیا محفوظ ہو! جی ہاں، بالکل۔ یہی مسیح کی موت کی یادگار ہے، یعنی اُس کی کلیسیا۔ کچھ لوگ اُس کے مطابق زندگی گزارنا نہیں چاہتے، اور کچھ گزاریں گے۔ لیکن آج آزمائش کا وقت ہے۔ خدا آج اپنے لوگوں کو اپنی یادگاروں کے لیے آزما رہا ہے۔ اکثر لوگ کہتے ہیں، "اوہ، میں بہت آزمائشوں میں ہوں!"

109 خداوند کے نام کی تمجید ہو، اِن آزمائشوں کے لیے! پولس نے فرمایا، "جب میں کمزور ہوتا ہوں، اُسی وقت طاقتور ہوتا ہوں۔" اور، "ہر وہ شخص جو خدا کے پاس آتا ہے، پہلے اُس کا آزمایا جانا اور پرکھا جانا ضروری ہے۔" یہ آزمائشیں آپ کے لیے خالص سونے سے بھی زیادہ قیمتی اور عزیز ثابت ہوتی ہیں۔ یہ آزمائش کا وقت ہے۔

110 بہت سال پہلے، جب پگھلانے کی جدید بھٹیاں موجود نہیں تھیں، تو لوگ سونے کو صاف کرنے کے لیے ایک خاص طریقہ اختیار کرتے تھے۔ وہ کیسے جانتے تھے کہ سونا خالص ہوگیا ہے؟ جب اُس میں

سے تمام میل کچیل نکل جاتی تھی، اور لوہے کی ملاوٹ، یعنی فولز گولڈ (جعلی سونا)، سب الگ ہو جاتا تھا۔ وہ سونے کو بار بار ہتھوڑے سے کوٹتے، پھر اُسے الٹتے، پھر دوبارہ کوٹتے، اور یہ عمل اُس وقت تک جاری رکھتے، جب تک کہ کوٹنے والا شخص سونے میں اپنی ہی صورت کا عکس نہ دیکھ لیتا۔

111 خدا اپنی کلیسیا کے ساتھ بھی یہی کرتا ہے۔ وہ آپ کو آزمائش پر آزمائش، امتحان پر امتحان، پھر آزمائش، پھر امتحان سے گزارتا ہے، یہاں تک کہ مسیح کی زندگی آپ کی زندگی میں منعکس ہونے لگتی ہے؛ یہاں تک کہ آپ پُرسکون، سنجیدہ، حلیم، نرم مزاج، فروتن، فرمانبردار، تیار اور رضامند بن جاتے ہیں۔ پھر آپ دنیا کی چیزوں سے اپنی نگاہ ہٹا کر سیدھا کلوری کی طرف دیکھتے ہیں، اُس کی طرف جو یہ سب آزمائشیں آنے دیتا ہے۔ بہت مرتبہ آپ کو یہ سب عجیب معلوم ہوتا ہے، کیونکہ جب سخت آزمائشیں، بیماریاں اور ایذارسانیاں آتی ہیں۔ لیکن یہ سب صرف اِس لیے ہوتا ہے کہ آپ کے اندر سے میل کچیل نکال دی جائے، آپ کے اندر کی آلودگی دور کی جائے، آپ کی سستی ختم کی جائے، آپ کو بیدار کیا جائے، تاکہ آپ اُس مقام تک پہنچ جائیں جہاں آپ مسیح کا عکس دیکھ سکیں، یا دوسرے لوگ آپ کے اندر مسیح کا عکس دیکھ سکیں، "مسیح جو تم میں ہے، جلال کی اُمید۔"

112 اُس نے ہر ایک حصے کو آزمایا۔ آخرکار، اُس نے۔۔۔ ایک بولٹ لگانے سے پہلے بھی اُس نے اُس کی جانچ کی۔ اُس نے ہر چیز کو پرکھا۔

113 پھر جب سب کچھ مکمل ہو گیا، تو ٹھٹھا کرنے والے کھڑے ہو کر کہنے لگے، "یہ قائم نہیں رہ سکے گا۔ یہ ممکن نہیں۔"

114 آج بھی لوگ یہی کہتے ہیں، "یہ روح القدس کا مذہب جس کی تم بات کرتے ہو، زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ یہ درخت جلد جل کر ختم ہو جائے گا۔" لیکن یہ جلتا نہیں۔

115 اوہ، آگ تو اُسے اور بھی سیراب کرتی ہے۔ وہ ہمیں صرف نئی اُمید بخشتی ہے۔ وہ صرف ...

وہ صرف ہمیں مزید مضبوط بناتی ہے؛ ہر آزمائش، ہر امتحان۔ جب بھی ہوا کسی درخت کو جھنجھوڑتی ہے، اُسے اِدھر اُدھر ہلاتی ہے، تو وہ صرف اُس کی جڑوں کو ڈھیلا کرتی ہے تاکہ وہ اور گہری ہو جائیں اور زمین میں مضبوطی سے جم جائیں۔ اسی طرح جب بھی بیماری آپ کے گھر پر حملہ کرتی ہے، جب بھی کوئی آزمائش آپ کے گھر آتی ہے، جب بھی پڑوسی آپ کے خلاف کوئی بُری بات کہتا ہے، تو وہ صرف آپ کو جھنجھوڑتی ہے، آپ کو ڈھیلا کرتی ہے، تاکہ آپ اور گہرائی میں جا کر خدا کی ابدی، غیر متزلزل چٹان، یعنی اُس کے کلام کو مضبوطی سے تھام لیں۔ خدا یہی طریقہ اختیار کرتا ہے۔ وہ یہ آزمائشیں بھیجتا ہے تاکہ آپ کو پرکھے، آپ کو ثابت کرے، آپ کو جھنجھوڑے، اور آپ کو ایک نئی مضبوط گرفت عطا کرے۔

116 پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب اُس نے یہ سب کچھ مکمل کر لیا، تو تنقید کرنے والے پھر کھڑے ہو کر کہنے لگے، "یہ کام نہیں کرے گا۔" لیکن کیا ہوا؟ اُس معمار کو یقین تھا کہ اُس کا پل قائم رہے گا۔ وہ جانتا تھا کہ ایسا ہی ہوگا، کیونکہ اُس کی پوری طرح آزمائش کی جا چکی تھی۔

117 یہی وجہ ہے کہ خدا نے فرمایا، "میں اپنے لیے ایسی کلیسیا تیار کروں گا جس میں نہ داغ ہوگا نہ جُھری۔" آمین۔ وہ آزمائشوں سے گزر چکی ہوگی۔ اور ہر وہ شخص جو خدا کے پاس آتا ہے، اُس کا آزمایا جانا ضروری ہے۔

118 جب اُس عظیم یادگار کا افتتاح ہونے والا تھا، اور پل کے دونوں سروں سے تعمیر کا کام مکمل ہو کر درمیانِ خلیج میں آملا، تو اُس شخص نے، جس نے وہ پل تعمیر کیا تھا، کہا، "میں کسی آدمی کو مجبور نہیں کروں گا۔

119 تمام انجینئر اور معمار وہاں کھڑے تھے۔ اُنہوں نے کہا، "جوں ہی اِس پل پر ذرا سی لرزش آئے گی، یہ فوراً گر جائے گا۔ یہ بہت خطرناک ہے۔" یہاں تک کہ کسی انشورنس کمپنی نے بھی اُس پل کا بیمہ کرنے سے انکار کر دیا۔

120 لیکن اُسے کسی بیمہ یا انشورنس کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اُس نے کہا، "میرا پل قائم رہے گا۔"

اُسے پورا یقین تھا۔ اب اُس یقین کی آزمائش ہونا ضروری تھی، کیونکہ اُس کی شہرت داؤ پر لگی ہوئی تھی۔ یقیناً ایسا ہی تھا۔ اور اگر وہ پل قائم رہتا، تو وہ اُس کی ایک یادگار بن جاتا۔

121 یہی وجہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ قدیم زمانے کی، خدا کی عطا کردہ، دل کی گہرائی سے ملنے والی نجات ہمیشہ قائم رہے گی، کیونکہ اُس پر مسیح کی شہرت قائم ہے۔ وہ ہمیں ایسی کوئی چیز نہیں دیتا کہ جس سے ہم اپنی کلیسیا انسانی ساختہ الٰہیات پر تعمیر کریں، یا کسی سکول کی تعلیم پر، یا پھر ویسا ہی کوئی سیمنری قائم کریں جیسا آج صبح وہ بنانا چاہتے تھے تاکہ وہاں سے منادی کرنے والے تیار ہوں۔ حقیقی منادی کرنے والا خدا کے فضل کے سکول سے آتا ہے، خدا کی بلاہٹ سے آتا ہے، اور وہ وقت کی آزمائش سے ثابت شدہ ہوتا ہے۔ بالکل درست۔ وہ قائم رہے گا۔ خدا کو آپ پر بھروسا ہے، اور ہمیں اُس پر بھروسا ہے۔ وہ پل ضرور قائم رہے گا۔ قدیم شاعر نے کہا تھا: میرا لنگر پردہ کے اندر مضبوطی سے قائم ہے؛ ہر تیز اور طوفانی آندھی میں بھی، میرا لنگر پردہ کے اندر مضبوطی سے قائم ہے۔

122 شاید ہم یہ نہ جانتے ہوں کہ ہمیں کیا چیز سنبھالے ہوئے ہے، لیکن کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہمیں تھامے ہوئے ہے۔ بالکل درست۔ وہ لنگر اُس محفوظ بندرگاہ میں مضبوطی سے جما ہوا ہے۔ اور نجات کی ایک رسی ہے جو انسان کے دل کو مضبوطی سے تھامے رکھتی ہے، یہاں تک کہ جو شخص واقعی نئے سرے سے پیدا ہو چکا ہے، وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ جہنم کے تمام شیاطین بھی اُسے اِس حقیقت پر شک نہیں دلا سکتے۔ اُس کے اندر کوئی ایسی چیز ہے جو اُسے مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ چاہے طوفان آئے، چاہے وہ ہلے، چاہے لرزے، آمین، وہ ہر بار قائم رہے گا، کیونکہ وہ مسیح یسوع میں قائم ہے۔

123 پھر اُس شخص نے کہا، "میں کسی سے بھی نہیں کہوں گا، بلکہ میں خود سب سے پہلے جاؤں گا۔"

124 شہر کا میئر آگے بڑھا اور کہا، "جناب، مجھے یقیناً آپ کے پل پر پورا بھروسا ہے۔"

125 اُس نے جواب دیا، "اگر آپ کو میرے پل پر بھروسا ہے، تو میرے پیچھے آیئے۔ ٹھیک ہے، اب اِسے آزمائش میں ڈال دیجیے۔"

126 میئر نے کہا، "اُس مقررہ صبح میری گاڑی وہاں موجود ہوگی۔ میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔"

127 پھر ریلوے کمپنی نے فون کیا اور کہا، "جناب، ہمیں بھی آپ کے پل پر پورا اعتماد ہے۔ ہم بھی"...

128 اُس نے کہا، "اگر واقعی تمہیں میرے پل پر اعتماد ہے، تو چار بھرے ہوئے انجن لے آؤ اور اُنہیں پل پر کھڑا کر دو۔ اگر تمہیں یقین ہے کہ یہ اچھی طرح آزمایا اور پرکھا جا چکا ہے، تو میرے ساتھ آؤ۔ اگر تم واقعی ایمان رکھتے ہو، تو میرے ساتھ چل کر اِس پر گزرو۔"

129 بہت سے لوگوں نے اُس کو خطوط بھی لکھے، تاکہ اُس کے حوصلہ اور دلیری کی تعریف کریں۔ کیونکہ دنیا ایسے ہی لوگوں کو دیکھنا چاہتی ہے جو باہمت ہوں، نہ کہ ایسے لوگ جو ہر وقت ڈگمگاتے رہیں۔

130 اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف چرچ جا کر کبھی کبھار "آمین" کہہ دینے، تھوڑا سا للکارنے، اپنا نام چرچ کے رجسٹر میں لکھوا دینے، اور پھر واپس جا کر شیطان کی طرح زندگی گزارنے سے کام چل جائے گا، تو آپ کے اپنے اعمال ہی ثابت کرتے ہیں کہ آپ حقیقت میں کیا ہیں۔ آپ کا کردار خود ہی آپ کی گواہی دے چکا ہے۔ لیکن خدا...

131 دنیا ایسے مردوں کو دیکھنا چاہتی ہے جو دلیری رکھتے ہوں، ایسے لوگ جو مضبوطی سے کھڑے ہوں، اور یسوع مسیح کے نجات بخش فضل کی ایک زندہ یادگار بن جائیں۔ یہی درست بات ہے۔

132 جس دن اُس پل کا افتتاح ہونا تھا، باقی سب لوگ واپس آئے اور کہنے لگے، "تیار ہو جاؤ، اپنے کیمرے تیار رکھو۔" تمام اخباری نمائندوں نے بھی کہا، "کیونکہ یہ پل ضرور گر جائے گا۔"

133 وہ نوجوان شخص اُس پل پر چل کر گیا، اپنی گاڑی وہاں کھڑی کی، پھر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اُس نے انجن قطار میں کھڑے دیکھے، اور میئر کو اپنی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے دیکھا۔ پھر اُس نے نگاہ اُٹھائی تو

ہزاروں لوگ اُس کے پیچھے کھڑے تھے، جو اُس کے ساتھ چلنے کے لیے تیار تھے۔ اُس نے کہا، "بینڈ بجاؤ!" بھائی، جب بینڈ بجنے لگا، سیٹیاں بجنے لگیں، ہارن گونجنے لگے، تو گویا ہر طرف زبردست ارتعاش پیدا ہو گیا۔ لیکن وہ شخص اطمینان سے اُس پل پر چلتا ہوا پار نکل گیا، اور پل ذرا بھی نہ ہلا۔ کیوں؟ کیونکہ وہ خود سب سے آگے چل رہا تھا۔ اگر پل گرتا، تو سب سے پہلے وہ خود اُس کے ساتھ گرتا۔

134 یسوع مسیح جلال سے، آسمان سے، اِس زمین پر ایک کلیسیا تعمیر کرنے کے لیے آئے۔ اور جس مواد کو وہ اپنی کلیسیا میں استعمال کر رہے ہیں، وہ وقت کی آزمائش سے گزر چکا ہوا مواد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ قربان گاہ پر آ کر اپنے گناہوں کا اقرار کریں، لیکن جب وہ آپ کے اندر دراڑیں، کمزوریاں اور دوسری خامیاں دیکھتے ہیں، یعنی دنیا نے آپ کے اندر اپنی آلودگی اور خرابی بھر دی ہے، تو آپ ثابت قدم نہیں رہ سکتے۔ تب وہ آپ کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ خدا ایسی کلیسیا چاہتا ہے جو وقت کی آزمائش سے گزری ہوئی ہو؛ نہ کہ ایسا شخص جو آج مسیحی ہو اور کل برگشتہ، کبھی اندر اور کبھی باہر، کبھی اوپر اور کبھی نیچے۔ ایسے شخص کو وہ کہیں بھی نہیں رکھ سکتا۔

135 لیکن اُس کے پاس ایک ایسی کلیسیا ہے جو آزمائی جا چکی ہے، جو مصیبتوں، نقصانوں، بیماریوں، غموں اور موت کے درمیان سے گزر کر بھی اپنی گواہی پر قائم رہی ہے۔ جی ہاں، یہی وہ انسان ہے جسے خدا ڈھونڈ رہا ہے۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ غریب ہیں، فقیر ہیں، یا کوڑا چننے والے ہیں۔ آپ جو بھی ہوں، خدا آپ کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔ وہ ایسے لوگوں کو تلاش کر رہا ہے جو وقت کی آزمائش میں ثابت قدم رہیں۔ میرا ایمان ہے کہ ایک دن وہ عظیم کلیسیا...

136 سائنس کہتی ہے، "یہ کیسے ممکن ہے؟ کششِ ثقل تو تمہیں زمین سے باندھے رکھتی ہے۔"

137 اب میرا دل روحانی جوش سے بھر رہا ہے۔ ذرا میری بات سنیں۔ ایک دن وہ وقت کی آزمائش سے گزری ہوئی کلیسیا ضرور ظاہر ہوگی۔ شاید اُس کے آدھے افراد زمین کی خاک میں سو رہے ہوں۔

مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں، لیکن خدا نے اپنے تمام مواد کو اچھی طرح آزما لیا ہے۔ ایک دن وہ خود آگے بڑھے گا اور فرمائے گا، "میرے پیچھے آؤ!" اور وہ اپنی وقت آزمودہ کلیسیا کو لے کر فضاؤں، فلکوں اور تمام آسمانی طبقات سے گزرتا ہوا قادرِ مطلق خدا کی حضوری میں داخل ہوگا۔ یہی اُس کے فضل کی یادگار ہے، یہی وہ یادگار ہے جو خدا اُسے عطا کرتا ہے۔

138 " کوئی میرے پاس نہیں آ سکتا، جب تک میرا باپ اُسے پہلے نہ کھینچے۔" اور جو بھی شخص مسیح کے پاس آتا ہے، وہ خدا کی طرف سے محبت کا ایک تحفہ ہے۔ پھر مسیح اُسے آزمائش میں ڈالتا ہے۔ اگر وہ آزمائش میں ثابت قدم رہتا ہے، تو وہ اُسے اُس پل میں مضبوطی سے نصب کر دیتا ہے، اُسے اچھی طرح جما دیتا ہے، اُس کی جگہ مقرر کرتا ہے، اور اُسے وہاں قائم کر دیتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ آخر تک قائم رہے گا۔ آمین۔ وقت کی آزمائش سے گزرا ہوا مواد!

139 "اِس چٹان پر"، نہ کہ کسی جذباتی جوش کی چٹان پر، نہ کسی وقتی جذبات کے ڈھیر پر، نہ کلیسیائی الٰہیات پر، نہ کسی فرقہ بندی پر، بلکہ "اِس مضبوط چٹان پر"، یعنی مسیح کے کلام پر، "میں اپنی کلیسیا تعمیر کروں گا، اور جہنم کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے۔" وہ ہمیشہ قائم رہے گی۔

140 فرشتوں کی حضوری میں، وہ اُس کے فضل کی ایک یادگار ہوگی۔ جب ایک دن فرشتے اُس سے پوچھیں گے، " آپ زمین پر کیوں گئے تھے؟" تو وہ اُس کلیسیا کو پیش کرے گا جو بے عیب، بیداغ اور بغیر شکن کے ہوگی۔ یہی وہ مواد ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ یہی اُس کی شہرت ہے۔ اُسے یہ ضرور کرنا ہے۔ جس طرح اُس پل کے معمار کو اپنا پل ضرور تعمیر کرنا تھا، ورنہ اُس کی شہرت ختم ہو جاتی، اسی طرح مسیح کی بھی ایک کلیسیا ہوگی، اور اُسے یہ ضرور قائم کرنا ہے۔ کیونکہ وہ آسمان سے زمین پر آیا، جسم اختیار کیا، اور ہمارے درمیان سکونت کی؛ وہ گناہ ٹھہرا تاکہ ہم راستباز ٹھہریں۔ وہ ہماری مانند بن گیا تاکہ ہم اُس کے فضل سے اُس کی مانند بن سکیں۔ وہ ایک گناہگار کی جگہ لینے آیا تاکہ ہمیں خدا کے بیٹے اور بیٹیاں

بن کر اُس کے جلالی حضور میں کھڑے ہونے کا مقام ملے۔ خدا کا یہ فضل کیسا عظیم ہے!

141 پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں، "یہ کلام درست نہیں"؟ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن یہ کلام کبھی نہیں ٹلے گا۔

142 چند راتیں پہلے ایک ننھا اندھا انڈین لڑکا، جو تین یا چار ہفتے کی عمر سے اندھا تھا، اپنی بینائی پوری طرح حاصل کر کے پلیٹ فارم سے چلتا ہوا اُتر گیا۔ یہ کیا تھا؟ یہ یسوع مسیح کی قدرت اور فضل کی ایک وقت آزمودہ یادگار تھی۔ اُس کے پاک نام کی تمجید ہو!

143 وقت کی آزمائش! امتحان، مصیبتیں، ہلایا جانا اور کھینچا جانا، یہ سب صرف اِس لیے ہے کہ دیکھا جائے آیا آپ کے اندر کوئی کمزوری یا خامی باقی تو نہیں۔ خدا آپ کو ہلاتا ہے اور آپ کو آزماتا ہے۔

144 کچھ عرصہ پہلے، عظیم قیصر آگسٹس نے ایک بڑی مشہور جنگ میں عظیم فتح حاصل کی۔ جب روم میں اُس کی فتح کا جشن منانے کی تیاری ہوئی۔۔۔ تو اُس نے کہا، "میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسا شخص میرے ساتھ سواری کرے جو اِس کا مستحق ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص ہو جو میری اِس خوشی اور عزت میں شریک ہو۔" پھر یہ اعلان تمام فوجی کیمپوں میں پھیل گیا۔ تمام افسران نے اپنے اپنے پَر سنوارے، اپنی تلواریں چمکائیں، اپنی زرہیں خوب روشن کیں، سیدھے کھڑے ہونے اور اپنے بادشاہ کو مخصوص انداز میں سلام کرنے کی مشق کرنے لگے۔

145 پھر ایک ایک کر کے سب اُس کے سامنے آئے۔ ہر افسر اپنی چمکتی ہوئی زرہ پہن کر اُس کے سامنے آتا، جبکہ قیصر اپنے تخت پر بیٹھا دیکھ رہا تھا۔ پھر ایک افسر اپنی شاندار پَردار ٹوپی کے ساتھ آیا، سلام کیا۔ قیصر نے سر ہلایا، اور وہ چلا گیا۔ پھر دوسرا آیا، اُس نے بھی سلام کیا۔ قیصر نے پھر سر ہلایا، اور وہ بھی واپس چلا گیا۔ یوں ایک کے بعد ایک سپاہی آتے رہے۔

146 آخر میں، قطار کے آخر سے نکلتا ہوا ایک معمولی سپاہی آیا۔ اُس کے پاس نہ کوئی ڈھال تھی

جسے وہ چمکاتا، نہ کوئی پَر تھا جسے وہ سنوارتا۔ وہ قیصر کے سامنے آیا۔ اُسے صحیح فوجی سلام کرنا بھی نہیں آتا تھا۔ اُس نے صرف اپنا سر جھکایا اور واپس مڑنے لگا۔

147 قیصر نے کہا، "ذرا ٹھہرو! تم کون ہو؟ واپس آؤ۔" وہ دوبارہ آگے آیا۔ قیصر نے اُس کی طرف دیکھا۔ اُس کے چہرے پر زخموں کے نشان تھے، جسم پر کٹ لگے ہوئے تھے، وہ بدصورت اور زخمی تھا، اور لنگڑا کر چل رہا تھا۔ قیصر نے پوچھا، "یہ زخم تمہیں کہاں سے لگے؟" اُس نے جواب دیا، "میرے آقا قیصر، جنگ کے میدان میں آپ کے لیے لڑتے ہوئے۔"

148 قیصر نے کہا، "میرے پاس اوپر آ کر بیٹھ جاؤ۔ تم ہی وہ شخص ہو جو آزمایا گیا اور ثابت ہوا ہے۔"

149 بھائی، یہ پَر سنوارنے کا وقت نہیں ہے، نہ ہی صرف تعلیم حاصل کرنے کا زمانہ ہے۔ یہ آزمائش کا وقت ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب خدا اپنی کلیسیا کو آزما رہا ہے، تاکہ سخت امتحانوں، جنگوں اور روحانی لڑائیوں کے زخموں کے نشان دیکھ سکے۔ یہی وہ شخص ہے جو اُس کے پہلو میں سواری کرے گا۔

150 کس طرح سے الیشع کو نبی کی چادر پہننے سے پہلے کس قدر آزمایا اور پرکھا گیا! جب ایلیاہ نے اپنی چادر پھینکی اور اُس کے کندھوں پر ڈالی، تو اُسے صحیح شخص ہونا ضروری تھا۔ الیشع کھیت میں ہل چلا رہا تھا، اور خدا نے فرمایا، "یہی وہ شخص ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو اِس لباس کو پہن سکتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو اِس چادر کا اہل ہے۔ یہی تمہاری جگہ لے گا۔"

151 خداوند کے نام کی تمجید ہو! اُس کی سب کچھ دیکھنے والی آنکھ تمام زمین پر گردش کر رہی ہے، تاکہ کسی ایسے انسان کو تلاش کرے جو اُس چادر کو پہننے کے لائق ہو جس کا اُس نے ذکر کیا تھا۔ "کیا تم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو میں پیتا ہوں؟ کیا تم اُس بپتسمہ کو لے سکتے ہو جو میں نے لیا ہے؟" اُس نے اُن سے فرمایا، "تم لے سکتے ہو۔"

152 پس آج، کلیسیا ہونے کے ناطے، ہمیں مسیح کا لباس پہننا ہے؛ مسیح کا پورا ہتھیار، پوری سپر،

پوری زرہ، تاکہ ہم اُس دن بے عیب کھڑے ہوسکیں۔ وہ وقت کی آزمائش سے گزرے ہوئے ایسے یادگار لوگ تلاش کر رہا ہے جن کے بارے میں وہ کہہ سکے، "یہ میرا خادم ہے۔ میں نے اِسے آزمایا، پرکھا، ایوب کی مانند آزمائشوں سے گزارا، اور یہ اب بھی سو فیصد وفادار ثابت ہوا ہے۔" خدا ہم پر رحم کرے کہ ہم اُس کے کلام پر ایمان رکھتے ہوئے وقت کی آزمائش سے گزرے ہوئے یادگار بن جائیں۔آیئے دعا کریں۔

153 مبارک باپ، ہم اپنے دل کی گہرائیوں سے تیرا شکر ادا کرتے ہیں، اے نہایت پاک خدا، کہ تو ہمیں آزمائشوں اور ہر ایک امتحان میں سے گزارتا ہے۔ خداوند، ہم اُن سے دل برداشتہ نہیں ہوتے، بلکہ ہم شکرگزار ہیں کہ تیرا فضل اِن تمام سخت آزمائشوں میں ہماری مدد کے لیے کافی ثابت ہوا۔

154 آج رات جب اُس شخص نے "حیرت انگیز فضل"(Amazing Grace) کا ذکر کیا، تو اُس نے تمام حاضرین کے دلوں کو چھو لیا، خصوصاً جب ہم اُس آیت تک پہنچے: بہت سے خطرات، مشقتوں اور پھندوں میں سے، میں اب تک گزر آیا ہوں؛ یہ فضل ہی تھا جس نے مجھے اب تک بحفاظت پہنچایا، اور یہی فضل مجھے آگے بھی منزل تک لے جائے گا۔

155 اوہ، اِس نے لوگوں کے دلوں کو جھنجھوڑ دیا! ہمیں یقین ہے کہ یہ آج رات کے پیغام کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ تھا، کیونکہ یہ وقت کی آزمائش تھی، خطرات، مشقتوں اور پھندوں کے درمیان سے گزرنے کی۔ یہ اُس مسیحی کی مدد کے لیے تھا جس نے اپنا جائزہ لیا ہے اور جانتا ہے کہ وہ خدا کے فضل سے وفاداری کے ساتھ قائم رہا ہے۔ اور یہ اُن لوگوں کے لیے شرمندگی کا باعث تھا جو کبھی گرتے ہیں، کبھی اُٹھتے ہیں، کبھی اِدھر، کبھی اُدھر، بے فکر زندگی گزارتے ہیں، اور ڈھیلے پن میں رہتے ہیں۔ اے خدا! اُن کے پاس تو کوئی جنگی زخم بھی نہیں جو یہ ظاہر کرے کہ وہ کبھی کسی روحانی جنگ میں شریک رہے ہوں۔ خداوند، آج رات ہم دعا کرتے ہیں کہ تُو اپنے عظیم اور مقدس خون کے وسیلہ سے اپنی کلیسیا کو

پاک کر۔ ہر دراڑ، ہر کمزوری، ہر عیب، اور ہر ناپا کی کو دور کر دے۔ خداوند، اُنہیں دوبارہ بھٹی میں ڈال، دوبارہ ڈھال، اُنہیں دوبارہ تیار کر، اور اُنہیں ایسا مضبوط مواد بنا دے۔ اے ابدی اور مبارک باپ، اپنے خادم کی دعا سن۔ اور جبکہ ہم اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔

156 اگر آج رات یہاں کوئی ایسا شخص موجود ہے جو محسوس کرتا ہے کہ خدا نے اِن آزمائشوں کے دنوں میں اُسے اپنی ذمہ داری کے مقام پر وفادار نہیں پایا؛ جب اختلاف پیدا ہوتے ہیں، تو کیا آپ فوراً اُن میں شامل ہو جاتے ہیں؟ جب جھگڑے پیدا ہوتے ہیں، جب بے اتفاقی یا کلیسیا میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں، تو کیا آپ بھی گروہ بندیوں اور دھڑوں کا ساتھ دیتے ہیں؟ کیا آپ بازاروں، گلیوں اور لوگوں کی باتوں پر کان دھرتے ہیں؟ اگر آپ اِن باتوں میں قصوروار ہیں، تو شیطان کے حملوں نے آپ کے اندر دراڑیں پیدا کر دی ہیں۔ آیئے، آج رات پھر اُس بھٹی کی طرف واپس چلیں، تا کہ ہمیں دوبارہ پگھلایا جائے، اور ہم اُن تمام کمزوریوں سے پاک ہو کر نکلیں۔ خدا ہمیں دوبارہ ڈھالے، مضبوط کرے، اور اُس عظیم پل کا حصہ بننے کے لیے تیار کرے جو ایک دن اُٹھایا جائے گا۔ اگر یہاں کوئی ایسا شخص موجود ہے، اور چاہتا ہے کہ اُسے دعا میں یاد رکھا جائے...

157 آپ کہیں گے، "بھائی برنہم، میں کیسے جان سکتا ہوں کہ یہ لافانی اور ابدی یادگار قائم رہے گی؟"

158 میں آپ کے سامنے اُس کے اپنے کلام کا حوالہ پیش کرتا ہوں، جیسا کہ یوحنا 5:24 میں لکھا ہے، "جو میری بات سنتا ہے۔" (یہ نہیں فرمایا، "جو میرے سکول میں جاتا ہے۔") بلکہ، "جو میری باتیں سنتا ہے، اور اُس پر ایمان لاتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے، اُس کے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے، اور وہ سزا کے لیے نہیں آئے گا، بلکہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو چکا ہے۔"

159 کیا آپ آج رات اُس کے کلام کی آواز سن سکتے ہیں جو آپ کو بلا رہی ہے؟ اگر ہاں، اور آپ چاہتے ہیں کہ دعا میں آپ کو یاد رکھا جائے، تو کیا آپ اپنا ہاتھ اُٹھائیں گے؟ کہیں، "بھائی برنہم،

میرے لیے دعا کریں۔ میں ایسا صحیح مواد بننا چاہتا ہوں کہ جب مسیح اپنی کلیسیا کو لے جائے، تو میں"... خدا آپ کو برکت دے، جناب۔ "میں متزلزل نہ ہوں، بلکہ وہ مجھے اپنی کلیسیا میں مضبوطی سے قائم کرے۔" خدا آپ کو برکت دے، نوجوان۔ خدا آپ کو برکت دے، بہن۔ "میں ایسا بننا چاہتا ہوں"... خدا آپ کو برکت دے، بھائی۔ "میں صحیح قسم کا مواد بننا چاہتا ہوں۔" خدا آپ کو برکت دے، پیچھے موجود ننھے بچے۔ خدا آپ کو برکت دے، میرے عزیز بھائی۔ "میں چاہتا ہوں کہ خدا مجھے حقیقی اور آزمودہ مواد پائے۔ میں اُس اُمید کی گواہی دے سکوں جو میرے اندر ہے، اُس اُمید کی!" خدا آپ کو برکت دے، بہن۔ بہت اچھا۔ بالکل درست۔ "بھائی برنہم، میرا ہاتھ اُٹھانے سے کیا ہوتا ہے؟"

160 آپ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہی ہوتا ہے۔ اُسی لمحہ آپ کششِ ثقل کے ہر قانون کو توڑ دیتے ہیں۔ دیکھئے، اگر آپ صرف موم کا ایک مجسمہ ہوتے، جو وہاں بیٹھا ہوتا، تو آپ کبھی اپنا ہاتھ نہ اُٹھا سکتے۔ آپ ایسا کر ہی نہیں سکتے تھے۔ لیکن آپ کا ہاتھ اُٹھانا ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے اندر ایک روح موجود ہے، اور اُس روح نے خدا کی روح کی آواز کو سنا ہے۔ پھر آپ کے اندر موجود اُس روح نے ایک فیصلہ کیا ہے، اور یوں وہ سائنس کو بھی جھٹلا دیتی ہے، کششِ ثقل کے قانون کو بھی چیلنج کر دیتی ہے۔ آپ کا ہاتھ اُٹھ جاتا ہے، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے اندر ایک زندہ روح ہے جو آپ کا ہاتھ اُٹھا سکتی ہے۔ اگر آپ روحانی طور پر مردہ ہوتے، تو آپ ایسا نہ کر سکتے، لیکن آپ زندگی میں داخل ہو چکے ہیں۔ کچھ نہ کچھ ضرور واقع ہوا ہے۔

161 اگر آپ گناہ اور خطاؤں میں مردہ ہوتے، تو خدا اب آپ سے کلام نہ کر سکتا، اور آپ کا ہاتھ نیچے ہی رہتا۔ لیکن اگر آپ گناہ اور خطاؤں میں مردہ نہیں ہیں، اور خدا آپ سے کلام کرتا ہے، اور آپ زندگی کو قبول کرتے ہیں، تو آپ اپنا ہاتھ اُٹھاتے ہیں۔ دیکھئے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ زندگی نے ایک فیصلہ کر لیا ہے، اور آپ نے مسیح کو قبول کر لیا ہے۔ اگر آپ دل سے اِس کا اقرار کرتے ہیں، تو" آپ موت سے

نکل کر زندگی میں داخل ہو چکے ہیں۔"

162 اب جب آپ اپنا ہاتھ اُٹھاتے ہیں، تو پوری سنجیدگی سے کہیں، "اے خدا، مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ویسا بنا جیسا مجھے ہونا چاہیے۔ اور میں ساری زندگی تیری خدمت کروں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس دن تیار پایا جاؤں۔" خدا آپ کو برکت دے، میرے عزیز بھائی، جو پیچھے کھڑے ہیں۔ خدا آپ کو برکت دے، نوجوان۔ خدا آپ کو برکت دے، بھائی ... خدا آپ کے ساتھ ہو۔ خدا آپ کو برکت دے، عزیز۔ ٹھیک ہے، کیا کوئی اور بھی ہے؟ خدا آپ کو برکت دے، بھائی رائے، خداوند آپ کے ساتھ ہو۔ جی ہاں۔ "خداوند، مجھے اپنے حضور میں قابل پا۔ مجھے قابل پا۔" خدا آپ کو برکت دے، میرے بھائی، جو بہت پیچھے ہیں۔ یقیناً خدا آپ کو دیکھ رہا ہے۔ خوش رہیں۔ کیا کوئی اور بھی ہے جو چاہتا ہے کہ اِس وقت دعا میں اُسے یاد رکھا جائے؟ "مجھے"... اچھا، آیئے...

☆☆☆☆☆☆☆